REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPERS FOR INDIA AT NO R.N. 61/57

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم　　وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD NO. P/GDP 3.

جلد ۳۱　　شمارہ ۲۸

ایڈیٹر: خورشید احمد انور

نائب: جاوید اقبال اختر

ہفت روزہ بدر قادیان

شرح چندہ
سالانہ ۳۰ روپے
ششماہی ۱۶ روپے
ممالک غیر بذریعہ ہوائی ڈاک ۱۰۰ روپے
فی پرچہ ۶۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN 143516.

۲۳ رمضان المبارک ۱۴۰۲ ھ　　۱۵ وفا ۱۳۶۱ ہش　　۱۵ جولائی ۱۹۸۲ء

# اخبارِ احمدیہ

قادیان ۱۲ وفا (جولائی) سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں یہاں تشریف لانے والے بعض مہمان دوستوں کی زبانی موصول شدہ اطلاع مظہر ہے کہ :- "حضور انور نے ۹ وفا کو نمازِ جمعہ پڑھائی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے"۔ احباب کرام پوری توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہمارے آقا ایدہ اللہ تعالیٰ کو ہمیشہ صحت و عافیت سے رکھے اور روح القدس کی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ ★ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کچھ عرصہ سے ناساز ہے تازہ اطلاع مظہر ہے کہ قدرے افاقہ ہے احباب جماعت حضرت سیدہ موصوفہ کی صحت کاملہ اور درازیٔ عمر کے لئے دعائیں کرتے رہیں اللہ تعالیٰ آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے آمین ★ قادیان ۱۲ وفا (جولائی) مقامی طور پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان مع محترمہ بیگم صاحبہ و جملہ درویشانِ کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ ★ محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کی صحت کے بارے میں روزنامہ الفضل ربوہ مجریہ یکم وفا (جولائی) کے ذریعہ دباتی صفحہ

# چودھویں صدی حضرت مسیح موعود کی صداقت کو قائم اور مستحکم کرنے والی صدی ہے

## اپنے بچوں کی ایسی عمدہ تربیت کرو کہ وہ ہر صبر اور آزمائش میں تمہارے ساتھ رہیں

### جماعت احمدیہ فجی کے بارھویں جلسہ سالانہ پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رضی اللہ عنہ کا پیغام

خلاصہ رپورٹ مرسلہ: محبوب یوسف خان صاحب جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ فجی

جماعت احمدیہ فجی کا بارھواں سالانہ جلسہ مورخہ ۲۶، ۲۷ دسمبر ۱۹۸۱ء کو بمقام سوی جماعت احمدیہ کی وسیع و عریض نئی تعمیر شدہ خوبصورت مسجد جس کا نام "فضل عمر مسجد" رکھا ہے کے احاطہ میں منعقد ہوا جس میں جزائر فجی کی جملہ جماعتوں کے ممبران نے کثیر تعداد میں شرکت کر کے اس جلسہ کو کامیاب بنایا۔ مکرم صدر صاحب جماعت احمدیہ فجی امیر و مشنری انچارج نے باہر سے آنے والے مہمانوں کو اَھْلاً وَّ سَھْلاً وَّ مَرْحَبا کہا۔

مورخہ ۲۶ دسمبر کی صبح کو ۹½ بجے تلاوت قرآن کریم سے جلسہ کی کارروائی کا آغاز ہوا تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم منظور الٰہی خان صاحب نے حضرت مصلح موعود کی نظم ؎

نونہالانِ جماعت مجھے کچھ کہنا ہے
پر ہے یہ شرط کہ ضائع مرا پیغام نہ ہو

خوش الحانی سے پڑھی۔ اس کے بعد مکرم امیر و مشنری انچارج مولوی سجاد احمد صاحب خالد نے قدرتِ ثانیہ کے تیسرے مظہر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رضی اللہ عنہ کا مندرجہ ذیل پیغام پڑھ کر سنایا۔ جس کے ساتھ جلسہ کا افتتاح ہوا۔

#### خلاصہ پیغام

"برادرانِ جماعت احمدیہ فجی!
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

مجھے یہ سن کر بہت خوشی ہوئی ہے کہ آپ اپنی نئی تعمیر شدہ مسجد کی عظیم الشان عمارت میں یہ جلسہ منعقد کر رہے ہیں۔ میں دعا کرتا ہوں کہ یہ نئی تعمیر شدہ مسجد اور یہ جلسہ آپ سب کے لئے اور اسلام کے لئے مبارک ہو۔ یہ مقام اسلام کی اشاعت کا مرکز بنے اور یہ جلسہ اسلام اور احمدیت کی تازگی کا موجب بنے آمین۔ ہمیں یہ امر یاد رکھنا چاہیئے کہ ہم پندرھویں صدی ہجری میں داخل ہو چکے ہیں اور یہ صدی اسلامی فتوحات کی صدی ہے یہ صدی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کو قائم اور مستحکم کرنے والی ہے ...."

حضور نے اپنے پیغام میں مزید بتایا کہ "تمام پیشگوئیاں اپنے ساتھ کچھ ذمہ داریاں اور قربانیوں کا مطالبہ رکھتی ہیں اور میرا پیغام تمہارے لئے یہ ہے کہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ اور دعاؤں کے ساتھ اسلام کی بہتری کے لئے ترقی کی منازل طے کرتے چلے جاؤ۔ علاوہ ازیں اپنے بچوں کو بھی اپنے رنگ میں رنگین کرتے ہوئے ایسی عمدہ تربیت دو کہ وہ صبر اور آزمائش کے وقت تمہارے ساتھ رہیں خدا کی راہ میں تمہارے قدم ثابت رہیں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ہماری قربانیاں قبول فرمائے اور ہم اپنے ہی دور میں اسلام کی عظیم فتح مبین کو مستقبل قریب میں اپنی آنکھوں سے دیکھ جائیں۔"

حضور کے اس پیغام کے بعد مکرم مشنری انچارج صاحب نے محترم وکیل التبشیر صاحب کا پیغام پڑھ کر سنایا۔

اس پیغام کے بعد مکرم امیر صاحب نے فرمایا کہ یہ جلسہ جو آج ہم منعقد کر رہے ہیں سب سے پہلے آج سے تقریباً نوے سال کا عرصہ ہوا جب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اسے جاری فرمایا تھا۔ مکرم امیر صاحب نے مزید فرمایا کہ یہ جلسہ جو آج ہم منعقد کر رہے ہیں یہ کوئی دنیاوی غرض و غایت کے مدِ نظر نہیں رکھا گیا۔ اس جلسہ کے بعض روحانی مقاصد ہیں۔ جو آپ اس جلسہ کی تقاریر میں سماعت فرمائیں گے۔ خطاب کے آخر میں مکرم امیر صاحب نے اجتماعی دعا کرائی۔

امیر صاحب کی درخواست پر پہلے دن کے پہلے اجلاس کی کارروائی کا آغاز زیر صدارت مکرم ممتاز علی مقبول صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ناندی ہوا۔ (از الفضل ۲۹/۶/۸۲)

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"
(الہام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام)
پیشکش: عبدالرحیم و عبدالرؤف مالکان حمید بیساکھی مارٹ مالیر کوٹلہ ضلع سنگرور

... پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۱۵ ؍ وفا ۱۳۶۱ ہش

# عید الفطر ایک عظیم انبساط و مسرت کا دن

**اللہ تعالیٰ** نے جہاں فطرتِ انسانی میں اور جذبات و قویٰ ودیعت کیے ہیں۔ وہاں ایک جذبۂ انبساط و مسرت، خوشی و شادمانی بھی اس میں موجزن دکھائی دیتا ہے جو ہر خوشی کے موقعہ پر انفرادی اعتبار سے منصۂ شہود پر آتا رہتا ہے۔ مگر انسانی زندگی اس وقت تک کچھ بھی قیمت نہیں رکھتی جب تک انفرادیت کو اجتماعیت کی قربان گاہ پر نہ چڑھا دیا جائے۔ انسان اس کارگاہِ عالم میں محض پانی کے ایک قطرے کی حیثیت رکھتا ہے جو ؏

موج ہے دریا میں اور بیرونِ دریا کچھ نہیں

اس فطرتی تقاضا کو پورا کرنے کے لئے اسلام نے عید الفطر اور عید الاضحی اجتماعی انبساط و مسرت کے لئے دو دن مقرر فرمائے ہیں لیکن یہ خوشی و مسرت میلوں اور اجتماعی تقاریب کی طرح محض کھانے پینے، پہننے اور کھیل کود اور تحائف کے تبادلوں تک محدود نہیں ہوتی بلکہ اس روز مسلمان ایک اور فرض دوگانہ عید ادا کرکے خدائے واحد و یگانہ کے حضور سربسجود ہو جاتے ہیں اور خوشی و انبساط کے اس مبارک موقعہ پر بھی اپنے مقصدِ حیات کو نہیں بھولتے اور ادائیگی نماز کے ضمن میں بھی نظم و ضبط اور اطاعت و وفاداری کے عہد کو بالفعل اجتماعی رنگ میں دہرا رہے ہوتے ہیں۔

عید الفطر کی عظمت و اہمیت کا اندازہ اس سے بھی ہو سکتا ہے کہ یہ عید جو ماہِ رمضان کے اختتام پر رکھی گئی ہے رمضان المبارک کو جہاں اور عظمتیں حاصل ہیں وہاں نہایت عظیم الشان بلکہ بے نظیر تاریخی حقائق و واقعات بھی اس ماہ مبارک سے وابستہ ہیں۔

۱۔ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ (البقرہ) یہ وہ مبارک مہینہ ہے جس میں قرآن مجید جیسی بے نظیر الٰہی کتاب نازل ہوئی جس کے نزول کا آغاز بھی رمضان المبارک میں ہوا اور ہر سال ماہ صیام میں ہی حضور پر نور کو حضرت جبرائیل اس مقدس کتاب کا دور کرایا کرتے تھے۔

۲۔ جنگ "بدر" بھی حق و باطل میں فیصلہ کرنے والی بے نظیر (یوم الفرقان) جنگ تھی جو رمضان المبارک میں لڑی گئی۔

۳۔ مکہ مکرمہ بھی رمضان المبارک میں فتح ہوا جس میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے درندہ صفت ساکنینِ مکہ کو معاف اور آزاد فرما دیا اور لَا تَثْرِیْبَ عَلَیْکُمُ الْیَوْمَ کا ایسا مژدہ جانفزا سنایا کہ تاریخ انسانی میں اس کی مثال دکھائی نہیں دیتی۔

۴۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تمام مذہبی کتابیں بھی رمضان المبارک میں ہی نازل ہوئیں حدیث میں آتا ہے کہ:- "حضرت ابراہیم علیہ السلام کے صحیفے رمضان کی پہلی تاریخ کو اترے اور توراۃ ۶ ؍ رمضان کو اتری انجیل ۱۳ ؍ رمضان کو اور زبور ۱۸ ؍ رمضان کو اور قرآن کریم ۲۴ ؍ رمضان کو نازل ہوا۔" (طبرانی بحوالہ جامع الصغیر)

(۵) قرآن و حدیث کے مطابق ظہورِ مہدی کا وہ ایمان افروز چاند اور سورج گرہن کا نشان جو ۱۳۱۱ھ کو معینہ تاریخوں میں ظاہر ہوا اور جسے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بے نظیر قرار دیا تھا (لم تکونا منذ خلق السمٰوٰت والارض) (دار قطنی) وہ بھی رمضان المبارک میں دکھایا گیا جسے بڑی تحدی کے ساتھ حضرت امام مہدی علیہ السلام نے دنیا کے سامنے پیش کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ:-

"مجھے اس خدا کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اس نے میری تصدیق کے لئے آسمان پر یہ نشان ظاہر کیا ہے...... مجھے ایسا نشان دیا گیا ہے جو آدم سے لے کر اس وقت تک کسی کو نہیں دیا گیا۔ غرض میں خانہ کعبہ میں کھڑا ہو کر قسم کھا سکتا ہوں کہ یہ نشان میری تصدیق کے لئے ہے۔" (تحفہ گولڑویہ صفحہ ۳۳)

؎ آسماں میرے لئے تو نے بنایا اک گواہ
چاند اور سورج ہوئے میرے لئے تاریک و تار

یہ ہے عید الفطر کا وہ تاریخی پسِ منظر جو بے نظیر آسمانی نشانوں اور تمام مذہبی اور آسمانی کتابوں اور بین الاقوامی رابطوں اور بلند ترین اخلاقی قدروں کی آماجگاہ بنا ہوا ہے۔

یاد رکھنا چاہیئے کہ قرآن کریم وہ بے نظیر الہامی کتاب ہے جو روئے زمین پر چھائے ہوئے تمام الہامی مذاہب کی نمائندگی کا حق ادا کر رہی ہے (فیہا کتب قیمۃ) اور اس مقدس کتاب کی آیتِ "استخلاف" کی مصداق آج صرف اور صرف جماعتِ احمدیہ ہی ہے جس میں ہر آن واجب الاطاعت خلیفۂ راشد کا مقدس وجود موجود رہتا ہے غیر تو غیر کوئی اسلامی کہلانے والا فرقہ یا جماعت بھی خود کو آیتِ استخلاف کے مصداق ہونے کا دعویٰ کرنے کی بھی جرأت نہیں کر سکتی ثبوت مہیا کرنا تو درکنار۔ لہٰذا آج حقیقی، صالح اور ترقی پذیر اور اتحاد عالم بر بنیاد اجتماعیت صرف جماعتِ احمدیہ کو ہی حاصل ہے ؏

نظم کچھ کام نہیں دیتا خلافت کے بغیر

نتیجۃً حقیقی اور پُر مسرت عید الفطر جو غلبۂ اسلام کے نقوش کی غمازی کر رہی ہے صرف جماعتِ احمدیہ کو ہی نصیب ہے۔ کیونکہ اتحاد و اتفاق اور اجتماعیت کا اصل مرکز و محور نبوت کے بعد مقامِ خلافت ہی ہوتا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے نہایت پُر عزم اور بابرکت دورِ خلافت کا یہ پہلا رمضان المبارک اور پہلی عید الفطر ہے آیئے اجتماعیت کے اس روح پرور موقع پر ہم اپنے عہد کو تازہ کرتے ہوئے حضورِ انور کے الفاظ میں ہی اس حقیقت کو اپنے ذہنوں میں مستحضر رکھ کر اسے عملی جامہ پہنانے کی کوشش کریں کہ:-

"ہم اپنے دلوں سے معصیت اور گناہ کے چراغ بجھا دیں گے اور تقویٰ کے چراغ روشن کریں گے اور اے آنے والے ہم تجھ سے عہد کرتے ہیں کہ ہم قیامِ شریعت کی کوششوں میں جو اللہ کے فضل کے سوا کامیاب نہیں ہو سکتیں دعائیں کرکے تیری مدد کریں گے۔" آمین

(بدر ۲۴ ؍ جون ۱۹۸۲ء) عبد الحق فضل

## مقدس امانت

خلافت خدا کی مقدس امانت
یہی روح کی زندگی کی ضمانت

خدا کی ہدایت کا یہ ہے تسلسل
ہوئی وقتِ آدم سے جاری خلافت

خلافت ہے مرکز اسی دائرے کا
ہے وابستہ جس سے جہاں کی نظامت

اسی سے تو فکر و عمل میں ہے وحدت
اسی سے ہے بالیدہ روحِ اطاعت

سروں پر تسلّط نہیں اس کا مقصد
دلوں پر حکومت ہے اس کی کرامت

امام زمانہ کو پہچان لینا
یہ مومن کی ہے ایک پختہ روایت

خدا کی جو رسّی کو تھامے رہے گا
محمدؐ کریں گے اسی کی شفاعت

نصیرؔ ایسی نعمت کو جو چھوڑتا ہے
نہیں اس کو ملتی خدا کی حمایت

شیخ نصیر الدین احمد ساہی

# جتنا جماعت میں تقویٰ بڑھے گا جماعت اتنی ہی مضبوط ہو کر ترقی کرے گی

## اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ قوم نا اہل ہے جو تقویٰ کے ماتحت نہ ہو

## اسلام میں قیادت کا معیار تقویٰ اور خدمتِ نوع انسانی ہے

### مسجد اقصیٰ ربوہ میں سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے پُر معارف خطبہ جمعہ کا خلاصہ!

ربوہ ۲۵ راحسان / جون سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج یہاں نماز جمعہ مسجد اقصیٰ میں پڑھائی اور پُر معارف اور بصیرت افروز خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا حضور نے اپنے خطبہ میں نہایت دلنشین انداز میں تقویٰ کی اہمیت پر روشنی ڈالی اور جماعت کو آگاہ فرمایا کہ جماعت احمدیہ کی طاقت کا راز جماعت کے

**مجموعی تقویٰ**

میں ہے جتنا جماعت کا مجموعی تقویٰ بڑھے گا اتنی جماعت اور خلافت زیادہ ترقی کرے گی۔ تقویٰ ہی زندہ رہنے والی جماعت کے انوار کا نقطہ مرکزی ہے اسی کے ذریعے اللہ کی تقدیر ظاہر ہوگی اور جماعت کو ابدی اور

**عالمگیر غلبہ**

حاصل ہوگا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد آیت قرآنی

وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا

(الفرقان: ۷۵)

کی تلاوت کی اور ارشاد فرمایا کہ اس آیت میں دعا کی صورت میں مومنوں کو ہدایات عطا فرمائی گئی ہیں۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ مومن اپنے رب سے یہ دعا کرے کہ اے آقا! تو ہی ہماری بیویوں سے اور اولاد سے ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک کے سامان پیدا کر دوسری بات یہ فرمائی کہ آنکھوں کی ٹھنڈک اس رنگ میں ہو کہ ہم متقیوں کے سربراہ کہلائیں فاسق اولاد پیچھے نہ چھوڑ جائیں حضور نے فرمایا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک آنکھوں کی سب سے اہم ٹھنڈک یہ ہے کہ

**اولاد متقی ہو**

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے بھی اپنے اشعار میں اپنی اولاد کی بابت یہی تمنا ظاہر کی ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ سب سے پہلے میں جماعت کو اس طرف خصوصیت سے توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ وہ اپنے پیچھے نیک اولاد چھوڑ کر جانے والے بنیں اور یہ چیز دعا کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتی۔ اللہ تعالیٰ نے اس طرف توجہ دلائی ہے کہ یہ بات دعا ہی سے حاصل ہوگی اگر محض اپنی کوشش پر انحصار کرو گے تو بے نصیب رہو گے اس لئے اپنی اولاد کے لئے دعا کرو اس کی پیدائش سے بھی پہلے اور آنے والی نسل در نسل کے لئے دعائیں کرو۔

حضور نے فرمایا دوسری بات اس آیت میں وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا کہہ کے اسلامی نظریہ قیادت بیان کیا گیا ہے۔ قیادت اور سرداری کا اسلامی تصور دنیا کی سب دوسری قوموں سے مختلف ہے۔ محض سرداری عطا ہو جانا کوئی بات نہیں۔ اگر فاسقوں کی سرداری ہے تو یہ سرداری لعنت ہے ہاں اگر متقی لوگ پیرو کار نہیں تو ایسی سرداری لائق توجہ ہے۔ ایسی سرداری کی اللہ کے نزدیک قیمت ہے اس کے سوا اور کوئی چیز قابلِ غور نہیں حضور نے فرمایا اس نکتہ پر غور کرنے سے

**خلافت کی طاقت**

کا راز سمجھ میں آتا ہے یہ دو باتوں پر منحصر ہے ایک خلیفہ کا تقویٰ دوسرے جماعت کا مجموعی تقویٰ۔ جتنا جماعت کے مجموعی تقویٰ میں اضافہ ہوگا اتنی ہی جماعت کی اور خلافت کی قوت بڑھے گی اور جتنا خلیفہ وقت کا تقویٰ بڑھے گا جماعت کی ترقی ہوگی یہ دونوں باتیں ساتھ ساتھ چلتی ہیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اس لئے میری آپ کے لئے اور آپ کی میرے لئے اپنے رب کے حضور گریہ و زاری کرتے ہوئے یہ دعا ہونی چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی اور آپ کو بھی وہ تقویٰ نصیب فرمائے جو قبولیت کے لائق ہو۔ جتنی متقیوں کی جماعت مجھے نصیب ہوگی بحیثیت آپ کے خلیفہ اور امام کے اتنی ہی اسلام کی عظیم خدمت کر سکوں گا۔ اتنی احمدیت کو قوت اور عظمت نصیب ہوگی۔ حضور نے فرمایا محض اعداد کی کوئی حقیقت نہیں اعداد کے ساتھ اگر روحانی دنیا کی فضیلتیں نہیں تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک کچھ بھی نہیں اللہ تعالیٰ کے ہاں ...

**اقدار کی قیمت ہے تعداد کی نہیں**

حضور نے قوموں کی ترقی کا راز بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ جب زندہ رہنے کی قدریں قوم میں پیدا ہو جائیں تو اتنی مقناطیسی طاقت اس قوم میں پیدا ہو جاتی ہے کہ اس کے باہر کے لوگ خود بخود اس قوم میں شامل ہوتے چلے جاتے ہیں اور آخر کار اسے ایک

**ابدی غلبہ**

مل جاتا ہے غلبہ کی قیمت اسی وقت ہے جب یہ غلبہ تقویٰ کے تابع ہو ورنہ اس کی کوئی قیمت نہیں۔

حضور نے فرمایا اس لئے دعا کرتے رہنا چاہیئے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی نظر میں متقیوں کی جماعت بنے رہیں جس کے سامنے ہر دوسری چیز قربان کر دئے جانے کے لائق ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ یہ عظیم معجزہ دکھائے کہ ساری دنیا کی خادم جماعت ساری دنیا پر حاوی ہوتے ہوئے بھی دنیا کو اپنے میں شامل کر لے حضور نے فرمایا کہ بیک وقت سرداری اور خادمیت کا تصور ایسا ہے جو صرف اسلام نے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سمجھایا ہے کہ

**سَيِّدُ الْقَوْمِ خَادِمُهُمْ**

اگر حقیقی سردار خدا کی نظروں میں بننا چاہتے ہو تو یہ اسی وقت ہی ہوگا جب باقی دنیا کی خدمت کرو گے اگر دنیا سے خدمت لینے کے لئے سرداری کرو گے تو سرداری چھین لی جائے گی۔

حضور نے فرمایا دعا کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں خادم بنائے رکھے ہم وہ قوم ہیں جو اس دنیا میں خدا کی نمائندگی کرتے ہیں اور خدا کی نظر میں زندہ رکھے جانے کے قابل ہیں یہ سرداری بنی نوع انسان کی خدمت اور تعہد کے لئے ہے ان پر راج کرنے کے لئے نہیں ان کے

**دلوں پر راج**

کرنے کے لئے ہے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں بہترین رنگ میں (جس اصطلاح میں قرآن کریم بات کرتا ہے اس کے مطابق) قیادت عطا فرماتا چلا جائے آمین۔

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تقویٰ کے متعلق ایک حدیث پڑھ کر سنائی بعد ازاں آئینہ کمالات اسلام سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا تقویٰ کی اہمیت کے بارے میں ایک اقتباس پڑھ کر سنایا اور تقویٰ کے بارے میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے اشعار سنائے آخر میں حضور نے دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح معنوں میں تقویٰ کی راہوں پر قدم مارنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

خطبہ ثانیہ کے دوران حضور نے محترم چوہدری ظہور احمد صاحب ناظر دیوان و سیکرٹری صد سالہ جوبلی فنڈ کی وفات پر اظہار افسوس کرتے ہوئے مرحوم کی بعض اعلیٰ خصوصیات پر روشنی ڈالی۔

حضور نے فرمایا وہ بہت ہی مخلص اور سلسلہ کے دیرینہ خادم تھے۔ حضور نے فرمایا مجھے بھی کچھ عرصہ ان کے ساتھ کام کرنے کا موقعہ ملا ہے اور ان کی بعض اچھی صفات کو قریب سے دیکھنے کا موقع ملا ہے۔ ایک تو بہت محنت کی عادت تھی۔ دوسرے راز داری کا مادہ اتنا تھا کہ ان پر کلیتہً انحصار کیا جا سکتا تھا۔ تیسرے

**وفا بہت تھی**

اور خلافت احمدیہ کے ساتھ ایسی کامل اور غیر متزلزل وفا تھی ان کے اندر کہ جس کو بھی نصیب ہو قابل رشک ہے۔ حضور نے فرمایا دوست دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے اور یہ بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اگر ایک اچھا خادم اٹھالے تو اس کی جگہ ہزار ایسے خادم دے دے

خطبہ کے بعد حضور نے فرمایا نماز جمعہ کے بعد میں چوہدری ظہور احمد صاحب کی نماز جنازہ پڑھاؤں گا چونکہ محراب میں امام اور میت کے درمیان دوری ہوتی ہے اس لئے میں فرض پڑھانے کے بعد باہر چلا جاؤں گا اور ایک صف باہر بن جائے گی باقی احباب اپنی اپنی جگہوں پر کھڑے رہیں۔ چنانچہ نماز جمعہ پڑھانے کے بعد حضور باہر تشریف لے گئے اور باقی احباب نے مسجد کے اندر حضور کی اقتداء میں نماز جنازہ ادا کی۔

# سب سے بڑا دھوکا انسان کو یہ لگتا ہے کہ وہ سمجھتا ہے کہ حمد میرے لئے ہے

# حالانکہ ساری کی ساری تعریف جس سے کچھ بھی باہر نہیں صرف اللہ کیلئے ہے

## رمضان المبارک کے آغاز پر مسجد مبارک ربوہ میں سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا درسِ قرآن کریم

ربوہ ۲۳ احسان / جون یکم رمضان المبارک ۱۴۰۲ھ کو یہاں مسجد مبارک میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بعد از نماز ظہر رمضان المبارک کے دوران قرآن مجید کے خصوصی درس کا آغاز فرماتے ہوئے سورہ فاتحہ کے ابتدائی حصہ کا درس دیا اور نہایت دلنشین انداز میں "الحمد للہ" کی نہایت پُرمعارف تفسیر بیان فرمائی۔

نماز ظہر پڑھانے کے بعد ۵ بجے حضور نے درس کا آغاز فرمایا اور ۵۴ منٹ تک درس دیا۔ حضور نے فرمایا کہ ناظر صاحب اصلاح و ارشاد کے مشورے سے میں نے طے کیا ہے کہ درس قرآن کریم کی ابتداء کروں اور آخری روز آخری سورتوں کا درس دے کر درس کی تکمیل بھی خود ہی کر دوں۔

حضور نے فرمایا سورۃ فاتحہ معارف کا ایک سمندر ہے۔ تمام قرآنی مطالب و معارف کا مادہ اس کے اندر موجود ہے۔ حضور نے فرمایا بعض لوگ جہالت سے یہ اعتراض کرتے ہیں کہ یہ دعویٰ کسی طرح صحیح ثابت نہیں ہو سکتا وہ کہتے ہیں اگرچہ خدا تعالیٰ خود کہتا ہے کہ ساری دنیا کے سمندر اگر سیاہی بن جائیں تو رب کی باتیں ختم نہیں ہو سکتیں چاہے ان میں اتنے اور سمندر ملا دئے جائیں پھر یہ کس طرح ممکن ہے کہ تمام قرآن کریم کے مطالب ایک سورۃ میں آجائیں۔

حضور نے اس اعتراض کا جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ یہ بھی خدا تعالیٰ کا ایک معجزہ ہے کہ اس نے نہ ختم ہونے والے عظیم معارف کا خلاصہ ایک چھوٹی سی جگہ میں رکھ دیا ہے یہ ایسی بات ہے جو انسانی عقل نہیں سمجھ پاتی لیکن سائنسدانوں نے اب یہ معلوم کیا ہے کہ ایک انسان کے اندر جو بے انتہا صفات اور لامحدود صلاحیتیں ہیں ان کا مادہ ایک ایسے بظاہر معمولی ذرے کے اندر رکھ دیا ہے جو انسانی آنکھ سے نظر بھی نہیں آتا اور ابھی تک سائنسدان تخمیناً ہی معلوم کر سکے ہیں کہ اس ذرے کے اندر باریک در باریک دھاگوں کا نقشہ ہوتا ہے جس میں انسانی صلاحیتوں کی اتنی وسیع معلومات مخفی ہوتی ہیں کہ اگر ان کو باریک پرنٹ پر لکھا جائے تو اتنی کتب بن جائیں کہ ایک شخص مسلسل ۵۴ سال تک پڑھتا جائے تو بمشکل ختم ہوں۔

حضور نے یہ حیران کن مثال دے کر فرمایا کہ یہی حال سورۃ فاتحہ کا ہے کہ تمام قرآنی علوم کا ماخذ اور منبع یہاں رکھ دیا گیا ہے ہر دور میں قرآن کا علم جاننے والے اس سے نئے نئے مطالب اخذ کرتے رہیں گے اور کسی عالم، مفسر یا خلیفہ کے لئے یہ میدان ختم نہیں ہوتا۔ حضور نے فرمایا میں صرف "حمد" کے لفظ اور اس کے بھی صرف ایک پہلو کی وضاحت کروں گا۔

حضور نے فرمایا الحمد کے معنٰی ہیں ساری کی ساری تعریف جس سے کچھ بھی باہر نہیں اگر یہ معنی سمجھ کر اور اس کا حق ادا کر کے اس سورۃ کے مطالب کے میدان میں داخل ہوا جائے تو اور راستے بھی کھل جاتے ہیں اگر یہ راستہ ختم ہو جائے تو باقی راستے بھی مسدود ہو جاتے ہیں۔ انسان سب سے پہلی ٹھوکر اسی مقام پر کھاتا ہے کہ انسان اپنے لئے حمد چاہتا ہے یہ سب سے بڑا دھوکا ہے جو انسان کو لگتا ہے دنیا کے ہر میدان میں کھیل، علم، روحانیت، مضمون نویسی، تقریر، درس قرآن کریم غرضیکہ کوئی پہلو ہو ہر پہلو پر انسان کو اس کا نفس یہ دھوکا دیتا ہے کہ اصل حمد تو میرے لئے ہے خدا کی حمد بھی وہ یہ سوچ کر اور اس نتیجے پر پہنچ کر کرتا ہے کہ اس کے نتیجے میں میری حمد ہوگی جو شخص اس مقام پر اپنی نگرانی نہیں کرتا اور خدا سے توفیق مانگ کر اس دھوکے سے نہیں بچتا تو ٹھوکر کھا جاتا ہے اور اس کے نتیجے میں اپنی تمام نعمتوں سے محروم ہو جاتا ہے جو حمد کو خالصتہً خدا کی طرف منسوب کر کے حاصل ہوتی ہے۔

حضور نے الحمد للہ کے بعد رب العالمین کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا تمام کی تمام تعریف اس اللہ کے لئے ہے جو رب العالمین ہے جب بھی کوئی انسان اللہ کی ربوبیت سے ناطہ توڑتا ہے وہ نقصان اُٹھاتا ہے کیونکہ ربوبیت کے تمام پہلو اس امر کے متقاضی ہیں کہ کوئی ایک تعریف بھی ایسی نہیں ہونی چاہیئے جو خدا تعالیٰ کی طرف نہ لوٹائی جائے۔ جو شخص اپنی حمد چاہتا ہے وہ خدا تعالیٰ کی برکات سے محروم ہو جاتا ہے جو کہتا ہے کہ وہ خود کر سکتا ہے اپنا رزق خود حاصل کر سکتا ہے تو اس رازق خدا کی ربوبیت کے دائرے سے خود باہر نکل جاتا ہے پھر ایسا رزق جو اللہ کے فضل کے بغیر حاصل ہو وہ انسان کو اللہ کے فضلوں سے محروم کر دیتا ہے اولادیں تباہ ہو جاتی ہیں چین سکون اُڑ جاتا ہے۔ ایک سمگلر سے کسی دوست نے پوچھا آپ تو بڑے آرام سے رہتے ہوں گے اس نے اپنا گریبان پھاڑا اور کہا کاش اندر جھانک کر دیکھو کہ کوئی سکون حاصل نہیں حضور نے فرمایا جہاں بھی دل اللہ کی حمد سے خالی ہوگا بے سکونی لاحق ہو جائے گی جب بھی کوئی شخص ربوبیت سے تعلق توڑے گا تو وہ کبھی اس مقام پر نہیں رہے گا جس پر ربوبیت نے اسے پہنچایا تھا دنیا میں ایک بھی مقام جامد نہیں یا ترقی ہو رہی ہے یا تنزل ہو رہا ہے ربوبیت سے ٹوٹ کر ہمیشہ تنزل ہوگا اس لئے حمد ساری کی ساری صرف خدا کے لئے ہونی چاہیئے

حضور نے فرمایا دوسرا پہلو اس کا رحمانیت کے ساتھ ہے کہ رحم تو اس وقت کیا جاتا ہے جب کوئی شخص قابلِ رحم ہو اگر اس کی حالت قابلِ تعریف ہوگی تو اس پر رحم کیسے آئے گا۔ فقیر اپنے کشکول میں سے چند سکے بھی نکال کر اسے خالی کر کے پیش کرتا ہے۔ حضور نے فرمایا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کو حضرت موسیٰ کی دعا بہت ہی پیاری تھی وہ اس دعا کے عاشق تھے کہ

رَبِّ اِنِّیْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَیَّ
مِنْ خَیْرٍ فَقِیْرٌ

کہ اے میرے رب تیرے مقابل پر میں ہر لمحہ فقیر ہی رہوں گا۔ کیونکہ رحمانیت کا تقاضا ہے کہ مقابل پر فقر کی حالت ہو اور رحیمیت کا تقاضا ہے کہ فقر کی حالت جاری رہے اگر ایک شخص قابلِ رحم تھا اور ایک بادشاہ نے اُسے سب کچھ عطا کر دیا تو پھر تو وہ قابلِ رحم نہ رہا، مگر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو بھی میں دوں گا اس کے باوجود بھی تم ہمیشہ محتاج رہو گے اس لئے تم بار بار اپنے لئے حمد کی نفی کرتے چلے جاؤ تا کہ ہر حالت میں رحیمیت سے تعلق قائم رہے یہی کیفیت انبیاء کی ہوتی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے اپنی قابلِ رحم حالت عاجزانہ حالت کا تسلسل برقرار رکھتے ہیں اس ضمن میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے مندرجہ ذیل اشعار سنا کر ان کی وضاحت فرمائی ؎

کرمِ خاکی ہوں مرے پیارے نہ آدم زاد ہوں
ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار
میں تو مر کر خاک ہوتا گر نہ ہوتا تیرا لطف
پھر خدا جانے کہاں یہ پھینک دی جاتی غبار
؎ یہ سراسر فضل و احساں ہے کہ میں آیا پسند
ورنہ درگہ میں تری کچھ کم نہ تھے خدمت گزار
؎ لوگ کہتے ہیں کہ نالائق نہیں ہوتا قبول
میں تو نالائق بھی ہو کر پا گیا درگہ میں بار

مذکورہ بالا اشعار کی وضاحت کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ خدا کو پانے کے بعد بھی یہ اطمینان نہیں کہ میں کسی قابل تھا پھر بھی یہ خیال ہے کہ میں تو نالائق ہوں مگر نالائق ہوتے ہوئے قبول ہو گیا ہوں کسی استحقاق کی بنا پر یہ سلوک نہیں ہوا یعنی ہر مرحلے پر اپنی ذات سے حمد کی نفی کی اور خدا کی حمد سے تعلق رکھا۔

حضور نے حمد کا خدا تعالیٰ کی صفت مالکیت سے تعلق بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ دنیا میں مختلف سودے ہوتے ہیں کچھ لیا جاتا ہے کچھ دیا جاتا ہے بعض ایسے فقیر بھی ہوتے ہیں جن کے پاس بادشاہ کو دینے کے لئے کچھ نہیں ہوتا تو وہ سبز پتوں کا گلدستہ بنا کر ہی پیش کر دیتے ہیں لیکن جو مالکِ کُل ہو اس کے سامنے تو اس کے سوا اور کوئی صورت ہی نہیں ہے کہ اس کی حمد کے گیت گائیں اور اس کی کامل ملکیت کا اقرار حمد سے کریں اسی سے ترقی کی راہ ملتی ہے۔

حضور نے فرمایا دوسرا پہلو حمد کا یہ ہے کہ کامل حمد اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب نہ کرنا شرک ہے۔ شرک کی جڑ یہ خیال ہے کہ میں کچھ ہوں۔ بہت سے لوگ حمد کرتے ہیں لیکن درحقیقت وہ اپنی حمد کر رہے ہوتے ہیں اور خدا تعالیٰ کی حمد بھی کرتے ہیں تو اتنی کہ جتنی حمد کے وہ خدا کو لائق سمجھتے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ حقیقی مومن تو دکھ اور ابتلاؤں کے وقت بھی خدا تعالیٰ کی حمد کرتا ہے۔

(باقی صفحہ ۶ پر)

# پہلی بیعتِ عام کے تاریخی موقع پر سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا تاریخی خطاب

## ایک ذرّہ بھی نجات کا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دائرہ غلامی سے باہر نہیں

## حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رضی اللہ عنہ کا حق ہے کہ ہم آپ کو ہمیشہ اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں

سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے منصبِ خلافت پر متمکن ہونے کے بعد مورخہ ۱۰؍احسان ۱۳۶۱ ہش (۱۰؍جون ۱۹۸۲ء) کو بعد نماز ظہر مسجد مبارک ربوہ میں ہزارہا مخلصینِ جماعت سے جو روح پرور خطاب فرمایا وہ ذیل میں درج کیا جا رہا ہے (ادارہ)

حضور نے فرمایا کہ :-

"احباب خاموشی اختیار فرمائیں اور میری بات توجہ سے سنیں۔ جزاکم اللہ

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو

### اطاعت کے گُر

سکھائے اپنے غلاموں کو، ان کی ایک مثال آپ بارہا سن چکے ہیں ایک صحابیؓ جمعہ کے لئے مسجد کی طرف جا رہے تھے۔ ان کے کانوں میں یہ آواز پڑی بیٹھ جائیں۔ وہ اسی وقت گلی میں بیٹھ گئے اور جس طرح پرندہ پھدکتا ہے اس طرح دونوں قدموں پر اُچھل اُچھل کر مسجد کی طرف چلنے لگے۔ ایک اور صحابیؓ نے دیکھا تو تعجب سے پوچھا کہ تمہیں کیا ہوا ہے؟ اس نے کہا مجھے تو کچھ نہیں ہوا مگر میرے کانوں میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ آواز پڑی تھی کہ بیٹھ جاؤ۔ انہوں نے جواباً فرمایا کہ وہ تو مسجد کے اندر والوں کے لئے ارشاد تھا۔ آپ نے فرمایا میں نے یہ نہیں سنا۔ میرے کانوں میں تو صرف 'بیٹھ جاؤ' کی آواز آئی۔ اس لئے جہاں میں نے سنا۔ میں وہیں بیٹھ گیا۔

جس آقا کی غلامی میں ہم نے دنیا کو فتح کرنا ہے اور دل جیتنے ہیں عالم کے، میں آپ کو عرض کرتا ہوں کہ اس کی غلامی کے بغیر کوئی نجات نہیں ہے۔

### ایک ذرّہ بھی نجات کا

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دائرہ غلامی سے باہر نہیں اس لئے جو اصول حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے قیامت تک کے لئے اپنے غلاموں کے سامنے پیش فرمائے اور اپنی زندگی میں اُن پر عمل کرکے دکھایا وہ جاری و ساری رہا ہیں۔

حضورؐ کی خلافت۔ اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس دور میں جب کہ حضورؐ کی خلافت پر بیٹھے تو آپ کے توسط سے جو بھی خلیفہ حضورؐ کی خلافت کی مسند پر ادب سے جھکتے ہوئے اور درود بھیجتے ہوئے بیٹھے گا اُس کا بھی یہی حق ہے کیونکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تعلیم جاری و ساری رہے گی اور ان کی نمائندگی میں میرے جیسے نالائق اور نا اہل انسانوں سے بھی آپ کو وہی سلوک کرنا ہوگا جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے آپ کو سکھایا ہے۔

### آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم

تو یہاں تک ہے، آپؐ نے فرمایا جب تم پر کوئی امیر مقرر فرمایا جائے اس کی اطاعت کرو۔ صحابہؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! اگر وہ فاسق فاجر ہو تب؟ آپؐ نے فرمایا تب بھی اطاعت کرو۔ صحابہؓ نے سوال کیا یا رسول اللہ! اگر اس کے اندر کوئی اہلیت نہ ہو تب بھی اطاعت کریں؟ آپؐ نے فرمایا ہاں اطاعت کرو اگر اس کا سر منقّے کے برابر بھی ہو اور وہ حبشی غلام ہو تب بھی اس کی اطاعت کرو۔

پس حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے صدقے اور آپؐ کے فیض سے اور آپؐ کے ارشاد کی تعمیل میں میں جس منصب پر بٹھایا گیا ہوں میں جانتا ہوں آپ سب سے زیادہ کہ میں اس کا اہل نہیں، اپنے آپ کو میں اس کا اہل نہیں سمجھتا مگر

### خدا کی تقدیر کیا کام دکھانا چاہتی ہے

وہی بہتر جانتا ہے مجھے اس کا علم نہیں۔ لیکن جب تک اللہ تعالیٰ کی تقدیر مجھے اس منصب پر بٹھائے رکھے آپ اس منصب سے تبھی استفادہ کر سکیں گے جب وہ حقوق ادا کریں گے جو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس منصب کے مقرر فرمائے ہیں اور میں خدا کے حضور تبھی تک سرخرو رہوں گا جب تک حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تعلیم اور ارشاد کے مطابق میں آپ کے حقوق ادا کرتا رہوں گا۔

اب ہم بیعت کریں گے اور اس کے بعد دعا کریں گے جس میں یہ دونوں باتیں خاص طور پر پیشِ نظر رکھیں۔ آپ منصب خلافت کے حقوق ادا کرتے رہیں دل و جان کے ساتھ دعائیں مانگتے ہوئے اور میں اللہ کے حضور گریہ وزاری اور عاجزی کے ساتھ دعائیں کرتے ہوئے۔

### اس سے یہ التجا کرتا رہوں گا

کہ مجھے آپ کے حقوق ادا کرنے کی بھی توفیق بخشے اور اپنے حقوق ادا کرنے کی بھی توفیق بخشے آمین"۔

پھر بیعت کا آغاز فرمانے سے قبل حضور نے فرمایا

"آئیے اب آپ بیعت میں شامل ہوں۔ سب سے پہلے میں چاہتا ہوں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تینوں صاحبزادگان جو یہاں موجود ہیں وہ پہلے میرے ہاتھ پر ہاتھ رکھیں پھر آپ سب اس بیعت میں شامل ہوں"۔

اس کے بعد عام بیعت ہوئی بیعت کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا

"تشریف رکھیں، دوست بیٹھ جائیں۔ دوست دعاؤں میں اپنے نہایت ہی محبوب اور پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث (رحمہ اللہ تعالیٰ) کو بھی خاص طور پر یاد رکھیں۔ آپؒ نے

### بڑی محبت اور شفقت کے ساتھ

ہم سے سلوک فرمایا اور بڑے تحمل اور عفو کے ساتھ ہماری غلطیوں سے پردہ پوشی کی۔ آپ کامل وفا کے ساتھ اپنے رب کے کاموں میں لگے رہے اتنا بوجھ آپؒ پر ڈالا گیا کہ میں جب دیکھتا تھا تو لرز اُٹھتا تھا کہ کیسے انسان میں طاقت ہے کہ وہ اتنا بوجھ اُٹھا سکے مسلسل بیماریوں کے باوجود اپنی عمر کی زیادتی کے باوجود، کمزوری کے باوجود جب بھی حضور کو وقت ملا میں نے دیکھا کہ رات

بعض دفعہ دو بجے تک، بعض دفعہ صبح تین بجے تک آپ نے لوگوں کے خطوں کے جواب دیئے اور ڈاک کو دیکھا اور ختم کیا۔ مسلسل دعائیں کرتے رہے۔ ایسی راتیں آپ کی زندگی میں آئیں ابتلاء کے دنوں میں جبکہ ایک لمحہ کے لئے بھی آپ نہیں سوئے اور ساری رات اپنے رب کو یاد کرتے رہے، اُس سے رحمت اور فضل مانگتے رہے جب تک مجھے واسطہ پڑا میں نے دیکھا آپ بیحد ہمدرد تھے۔ بیحد شفیق تھے۔ لوگوں کے ذرا سے دُکھ سے آپ کو بہت دُکھ پہنچتا تھا۔

آپ کا حق ہے

## جانے والے کا حق ہے

کہ ہم آپ سے کامل وفا اور محبت کا سلوک کرتے ہوئے ہمیشہ آپ کو دعاؤں میں یاد رکھتے رہیں اور آپ سے پہلے جو خلفاء ہیں ان کو بھی اور ان کو بھی جن کے قدموں میں بیٹھنا خلفاء اپنی سعادت سمجھتے ہیں یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے آقا، بے نظیر آقا، بے مثل آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود اور رحمتیں بھیجتے رہیں۔

اللہ تعالیٰ نے آج تک ہر ابتلاء میں جماعت کی حفاظت فرمائی ہے اللہ تعالیٰ نے آج تک خلفاء کی کمزوریوں سے درگزر کرتے ہوئے اپنے اس وعدے پر نظر فرمائی ہے کہ میں ہر خوف کو امن میں تبدیل کر دوں گا اور تمہارے دین کو تمہارے لئے تمکنت بخشوں گا اور تمہیں توحید پر قائم رکھوں گا

ہم دعا کرتے ہیں کہ وہ

## سب وفاداروں سے بڑھ کر وفادار آقا

اب بھی ہم سے وہی سلوک فرمائے۔ ہماری کمزوریوں سے درگزر فرماتے ہوئے اپنی بے پناہ رحمت پر نظر کرتے ہوئے اب بھی ہم سے اسی رحمت اور بخشش اور تائید اور نصرت ایزدی کا سلوک جاری رکھے آمین

ان دعاؤں کی طرف خصوصی توجہ دلاتے ہوئے میں یہ عرض کروں گا کہ خصوصاً ابتلاؤں سے بچنے کے لئے دعائیں کریں اور ابتلاؤں سے بچانے کے لئے بیماروں کے لئے دعائیں کریں۔ ایک روح بھی، ایک جان بھی اگر ضائع ہو تو میرا دل اس کے لئے دکھ محسوس کرے گا اور میں یقین کرتا ہوں کہ ساری جماعت احمدیہ کا دل وہی ہے جو

## خلیفۂ وقت کا دل

ہے۔ ایک ذرہ بھی فرق نہیں ہے اس لئے ہم سب دکھوں میں مبتلاء ہو جائیں پہلے اس سے کہ وہ دُکھ ہم پر ڈالے جائیں اور دردبھری دعاؤں کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے نصرت اور رحمت کی مدد مانگتے ہوئے عرض کریں کہ اے خدا! ہمارے سارے بھائیوں کو بچالے ایک بھی ہم سے ضائع نہ ہو اور اگر کوئی زخمی خوردہ ہے تو اس کے زخموں کو شفا بخشے اور وہ کامل توبہ اور توبۃ النصوح کے ساتھ دوبارہ سلسلے سے تعلق جوڑلے آمین۔

اللہ تعالیٰ ہمیں ان دعاؤں کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیشہ ہمارا حافظ و ناصر ہو آمین

آیئے اب ہم دعا میں شامل ہوں۔"

چنانچہ حضور نے نہایت ہی پُرسوز دعا کرائی۔

دعا کے بعد حضور نے فرمایا:۔

"پہلے عصر کی نماز ابھی یہاں ہوگی دوست صفیں درست کرلیں اور نماز کے فوراً بعد پھر اس کی تعمیل فرمائیں جو ارشاد کیا گیا ہے۔" (حضور کا اشارہ مکرم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے اس اعلان کی طرف تھا جو انہوں نے بہشتی مقبرہ جانے کے متعلق دعا کے معاً بعد کیا تھا۔ ناقل)

نماز عصر کی ادائیگی کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا

"دو منٹ تشریف رکھیں برآمدے سے باہر بھی دوست بیٹھ جائیں تمام کنارکنان جو میرے اور احمدی احباب کے درمیان اس وقت اس طرح حائل ہیں کہ وہ مجھے دیکھ نہیں سکتے وہ بھی بیٹھ جائیں جو ستونوں کے پیچھے ہیں وہ بے شک کھڑے رہیں۔

میں صرف یہ آپ سے عرض کرنی چاہتا ہوں کہ ابھی حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کی نماز جنازہ انشاء اللہ تعالیٰ بہشتی مقبرہ میں ادا کی جائے گی یہاں سے فارغ ہو کر سب دوست وہاں تشریف لے جائیں اور صف بندی کر کے اطمینان کے ساتھ کھڑے ہوں۔ جماعت احمدیہ نے

## حیرت انگیز نظم وضبط اور صبر کا نمونہ

دکھایا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے عظیم معجزوں میں جماعت احمدیہ کے وجود کو پیش کیا جا سکتا ہے اس لئے اس نمونے کو قائم رکھیں۔ وہاں جا کر باتیں کرنے کی بجائے دعائیں کریں۔ جانے والی روح پر، مشفق ومہربان، پیار کرنے والی روح پر بیحد سلام بھیجیں، دعائیں کریں ان کے لئے اور خاموشی سے صفوں میں کھڑے رہیں پانچ بجے انشاء اللہ تعالیٰ نماز جنازہ ادا ہوگی۔

اس کے بعد میں یہ عرض کرنی چاہتا ہوں کہ

## یہ پگڑی جو میں نے پہنی ہے

یہ عزیزم مرزا لقمان احمد صاحب نے بڑی محبت کے ساتھ وہ پگڑی مجھے پیش فرمائی ہے جو حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث رضی اللہ تعالیٰ نے آخری مرتبہ اپنے ہاتھ سے باندھی اور پہنی۔ اللہ تعالیٰ مجھے اس پگڑی کے حقوق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

---

# بقیہ درس القرآن حضور ایدہ اللہ تعالیٰ

اس ضمن میں آخری بات حضور نے یہ بیان فرمائی کہ حمد کو اپنی ذات کی طرف منسوب کر کے ایسا شرک پیدا ہوتا ہے جو انسان کی تمام خوبیوں کو اس طرح جلا ڈالتا ہے جس طرح آگ جلا کر خاک کر دیتی ہے اس ضمن میں حضور ایدہ اللہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث سنائی۔ جس میں بیان ہے کہ قیامت کے روز سب سے پہلے اس شخص کے خلاف فیصلہ کیا جائے گا جس نے شہادت حاصل کی ہوگی خدا تعالیٰ کو وہ شخص کہے گا کہ میں نے تیرے احسانات کے بدلے میں اپنی جان پیش کر دی خدا کہے گا تم جھوٹ بولتے ہو تم نے جان میرے لئے نہیں دی بلکہ اس لئے دی کہ تم کو بہادر کہا جائے۔ یہ کہہ کر اُسے گھسیٹ کر جہنم میں پھینک دیا جائے گا پھر ایک عالم قرآن لایا جائے گا اس کو بھی اللہ کہے گا تم نے قرآن میری خاطر نہیں پڑھا اور پڑھایا بلکہ اس لئے کہ تم عالم کہلاؤ اور قاری کہلاؤ اس کو بھی گھسیٹ کر جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔ ایک بڑا فیاض اور سخی اور دولتمند لایا جائے گا جو کہے گا کہ اے اللہ میں نے ہر ممکن طریق سے تیری راہ میں مال خرچ کیا اللہ کہے گا تم جھوٹ کہتے ہو تم نے مال میرے لئے خرچ نہیں کیا بلکہ اس لئے کیا ہے کہ لوگ تمہیں فیاض کہیں اس کو بھی جہنم میں پھینکا جائے گا۔

حضور ایدہ اللہ نے رونگٹے کھڑے کر دینے والی اس حدیث کے بیان کے بعد فرمایا کہ یہ بڑے خوف کا مقام ہے کہ جو دروازہ رحمتوں کے لئے کھولا گیا وہی تباہی کا راستہ بن گیا آخر میں حضور نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم ہر مشکل مقام پر بھی صبر و رضا سے خدا تعالیٰ کی حمد کریں اور کوئی حصہ اپنی حمد کا بیچ میں نہ آنے دیں اور یہ مشکل مقام دعا کے بغیر نہیں مل سکتا اس لئے دعا سکھائی کہ

اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ

بعد ازاں حضور السلام علیکم کہہ کر واپس تشریف لے گئے اور یکم رمضان المبارک کا بقیہ درس محترم مولانا رشید احمد صاحب چغتائی نے دیا۔

---

## بقیہ اخبار احمدیہ: ص صفحہ اول سے آگے

اطلاع مظہر ہے کہ صاحبزادہ صاحب علاج کی غرض سے لندن میں مقیم ہیں بینٹ تھامس ہاسپٹل لندن میں میاں صاحب کے بعض پیچیدہ ٹیسٹ زیر غور ہیں۔ طبیعت بھی بہت علیل ہے۔ بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت سے درخواست ہے کہ محترم میاں صاحب کے لئے خصوصی دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے صحیح تشخیص کرنے کی توفیق دے۔ علاج میں اثر پیدا کرے اور مکرم میاں صاحب کو مکمل صحت اور کام کرنے والی لمبی عمر عطا فرمائے آمین:

# سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی حیاتِ طیبہ

## ★پاکیزہ بچپن ★عظیم والدہ کی تربیت ★خدماتِ دین

### قبل از منصبِ خلافت ——— ۱۸ر دسمبر ۱۹۲۸ء تا ۱۰ر جون ۱۹۸۲ء

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد ——— ربوہ

آخری قسط

حضرت صاحبزادہ صاحب نے عرفانِ الٰہی کی آسمانی درسگاہ میں تربیت حاصل کرنے کے علاوہ ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعمیل میں ظاہری علوم کے حصول میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا چنانچہ آپ نے ۱۹۴۴ء میں تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان سے میٹرک کیا اس کے بعد گورنمنٹ کالج لاہور سے ایف ایس سی کی ڈگری حاصل کی پھر پرائیویٹ طور پر بی اے کا امتحان پاس کیا ۷ر دسمبر ۱۹۴۹ء کو جامعہ احمدیہ ربوہ میں داخلہ لیا اور ۱۹۵۳ء میں امتیازی شان سے شاہد کی ڈگری پاس کی۔ پھر مزید تعلیم کے حصول کے لئے حضرت مصلح موعودؓ کی بابرکت معیت میں اپریل ۱۹۵۵ء میں یورپ تشریف لے گئے اور ۱۴ر اکتوبر ۱۹۵۷ء کو ربوہ میں مراجعت فرما ہوئے آپ کے ہمراہ صاحبزادہ سید محمود احمد صاحب ناصر بھی تھے۔

یہاں یہ بتانا بھی ضروری ہے کہ آپ نے میٹرک کا امتحان اپنی پیاری والدہ حضرت سیدہ اُمِّ طاہر کی تشویشناک علالت کے دوران دینا شروع کیا ۲ر مارچ کو ریاضی کا پرچہ تھا کہ ۵ر مارچ ۱۹۴۴ء کو ان کا حادثۂ انتقال پیش آگیا جو پوری جماعت کے لئے گویا قیامت خیز زلزلہ تھا جس نے مخلصینِ جماعت کی بنیاد ہستی کو ہلا کر رکھ دیا۔ مگر حضرت صاحبزادہ صاحب نے اس موقعہ پر صبر و وقار اور رضائے باری تعالیٰ کا جو بے نظیر نمونہ دکھایا اس نے آپ کے اساتذہ کو بھی حیران کر دیا۔ چنانچہ میاں محمد ابراہیم صاحب استاد تعلیم الاسلام ہائی سکول حال مبلغ امریکہ نے الفضل ۲۱ر اپریل ۱۹۴۴ء میں لکھا کر

"جناب سید ولی اللہ شاہ صاحب
بشارت الرحمٰن صاحب، صاحبزادہ
طاہر احمد صاحب اور خاکسار،
طاہر احمد کے کمرہ میں بیٹھے تھے۔
طاہر احمد ریاضی کی تیاری کر رہا
تھا کہ کسی عورت نے باہر صحن

میں روتے ہوئے آکر کہنا شروع کر دیا کہ آپا جان فوت ہو گئیں۔ وفات تو یقیناً ہو چکی تھی لیکن ہم طاہر احمد کو فوراً بغیر اس کے کہ وہ ذہنی طور پر اس خبر کو سننے کے لئے تیار ہو یہ اطلاع نہ دینا چاہتے تھے .... اس اثناء میں نمازِ عصر کا وقت ہو چکا تھا طاہر احمد نے وضو کیا اور مسجد میں نماز کے لئے چلا گیا۔ پھر وہاں سے گھبرایا ہوا آیا کیونکہ اس کی تلاش ہو رہی تھی دیوار پھاند کر اپنی امی کے بالائی صحن میں اترا اور پوچھا کہ کیا بات ہے۔ سید ولی اللہ شاہ صاحب کی آنکھوں سے آنسو نکل آئے اور کہا کہ فوت ہو گئیں۔ طاہر خاموشی اور سکون کا مجسمہ بن کر تخت پوش پر بیٹھ گیا اور اس قدر صبر کا مظاہرہ کیا کہ مجھے خیال آیا ایسا نہ ہو کہ غم اندر ہی اندر ان کو زیادہ تکلیف دے اس لئے ہم نے یہ کوشش کی کہ طاہر تھوڑا بہت روئے طاہر بھی اب بھر چکا تھا اور ایک حد تک آنسو بہا کر اپنی اتی لی اس امی کو جس کو ایک جہان رو رہا تھا یاد کیا اور کہا کہ مجھے دو تین مرتبہ ایسی خوابیں آچکی ہیں جن سے یہی ظاہر ہوتا تھا کہ بس امی فوت ہو جائیں گی ابھی چند روز ہوئے مجھے خواب میں امی نے کہا کہ میں اس چراغ کی طرح ہوں جو بجھنے سے پہلے ڈگمگا رہا ہو۔"

## دوسرا دور

### خلافتِ ثانیہ میں دینی خدمات

یورپ سے واپسی کے بعد آپ خاص طور پر دینی خدمات میں سرگرمِ عمل ہو گئے ۱۲ر نومبر ۱۹۵۸ء کو حضرت مصلح موعودؓ نے آپ کو وقفِ جدید کی عظیم الشان اصلاحی و تربیتی تنظیم کا ناظم ارشاد مقرر فرمایا یہ تنظیم ابھی ابتدائی دور میں سے گزر رہی تھی مگر اللہ تعالیٰ نے حضرت مصلح موعودؓ کی راہنمائی اور دعاؤں کے طفیل آپ کی کوششوں میں ایسی برکت ڈالی کہ آپ کی قیادت میں اس نے برق رفتاری کے ساتھ ترقی کرنا شروع کر دی اور دیکھتے ہی دیکھتے پورے ملک میں معلمین کا جال بچھ گیا اور اس کے شاندار نتائج نے ایک عالم کو خیرہ کر دیا۔ علاوہ ازیں یہ تنظیم رفتہ رفتہ مالی اعتبار سے بھی بہت مستحکم بنیادوں پر کھڑی ہو گئی اور جہاں حضرت مصلح موعودؓ کے عہدِ مبارک میں آخری مشاورت میں اس کا بجٹ ایک لاکھ ستر ہزار روپے تھا وہاں قدرتِ ثانیہ کے مظہرِ ثالث نور اللہ مرقدہٗ ۱۹۸۲ء کی مجلسِ مشاورت میں (جو حضور کے بابرکت دور کی آخری مجلس مشاورت تھی اس کا بجٹ دس لاکھ پندرہ ہزار روپے منظور فرمایا ناظم ارشاد کے فرائض کے دوران آپ نے نومبر ۱۹۶۰ء سے ۱۹۶۶ء تک نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ کے اہم فرائض نہایت خوش اسلوبی سے سرانجام دیئے۔ جلسہ سالانہ ۱۹۶۰ء میں آپ نے پہلی بار خطاب فرمایا جس کا عنوان تھا "تحریک وقفِ جدید کی اہمیت"۔ اس پُر تاثیر خطاب کے بعد خلافتِ ثانیہ کے عہد میں جلسہ سالانہ کے موقعہ پر آپ کی حسبِ ذیل موضوع پر نہایت بصیرت افروز تقاریر ہوئیں۔

ارتقائے انسانیت اور ہستی باری تعالیٰ
۱۹۶۲ء "کیا نجات کفارہ پر موقوف ہے" ۱۹۶۳ء "مصلح موعودؓ سے متعلق پیشگوئی" ۱۹۶۴ء ——— ۱۹۶۱ء میں آپ کو حضرت مصلح موعودؓ کی منظوری سے ممبر افتاء کمیٹی کے فرائض سونپے گئے جو آپ نے اپنی خداداد ذہانت۔ قوتِ اجتہاد اور غیر معمولی فہم و فراست کے ساتھ انجام دیئے اور کئی اہم مسائل کے حل میں کمیٹی کے ارکان کی راہنمائی فرمائی۔ خصوصاً اسلام اور ربا (سود) کے بارہ میں جس کی وضاحت کے لئے آپ نے مجلس انصار کی درخواست پر "ربا کا مفہوم آیاتِ قرآنی اور احادیثِ نبوی کی روشنی میں" کے زیرِ عنوان ایک فاضلانہ مقالہ بھی سپردِ قلم فرمایا جو اس موضوع سے متعلق حضرت مولانا ابو العطاء صاحب مرحوم اور ملک سیف الرحمٰن صاحب مفتی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے تحقیقی مقالوں کے ساتھ شائع کیا گیا۔

خلافتِ ثانیہ کے عہد میں آپ نے لسانی تبلیغی اور تربیتی مساعی کے علاوہ قلمی جہاد کا آغاز بھی کیا اس سلسلہ میں آپ کی پہلی محققانہ تصنیف "مذہب کے نام پر خون" اسی عہدِ مبارک میں منظرِ عام پر آئی اور پاک و ہند کے متقدر اور ادبی حلقوں نے اس کوشش کو شاہکار قرار دیتے ہوئے زبردست خراجِ تحسین ادا کیا۔

## تیسرا دور

### خلافتِ ثالثہ میں دینی خدمات

خلافتِ ثالثہ کے عہدِ مبارک میں آپ کی دینی مصروفیات نقطۂ عروج تک پہنچ گئیں اور آپ نے خدمتِ دین کے لئے ایک بے مثال اور ان تھک جدوجہد کر کے اور اپنے تئیں خلیفۂ وقت کا دستِ و بازو ثابت کر دکھایا۔ اس دور میں آپ نے نومبر ۱۹۶۶ء سے لے کر نومبر ۱۹۶۹ء تک صدر مجلس خدام الاحمدیہ کی حیثیت سے نوجوانانِ احمدیت کی ایسی شاندار قیادت فرمائی کہ حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالث رضی اللہ عنہ نے اس پر خاص طور پر اظہارِ خوشنودی فرمایا۔ یکم جنوری ۱۹۷۰ء کو آپ کی وسیع مصروفیتوں میں ایک اور اضافہ ہوا یعنی آپ کے سپرد فضلِ عمر فاؤنڈیشن کے ڈائریکٹر کے اہم فرائض بھی سونپے گئے ۱۹۷۴ء کا سال جماعت احمدیہ کی تاریخ میں ایک نئے سنگِ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس سال ایک طرف جماعت احمدیہ پاکستان کو حق و صداقت کی خاطر جان، مال اور عزت کا نیا ریکارڈ قائم کرنے کی جنابِ الٰہی سے توفیق ملی دوسری طرف ہمارے پیارے امام، قدرتِ ثانیہ کے مظہرِ ثالث حضرت حافظ مرزا ناصر احمد رضی اللہ عنہ نے جولائی اور اگست کے مہینوں میں پاکستان اسمبلی میں جماعت احمدیہ کے موقف کی حقانیت کو ناقابلِ تردید دلائل و براہین کے ساتھ واضح و ثابت کرنے کا حق ادا کیا۔ اس موقعہ پر حضور رضی اللہ عنہ کی مبارک قیادت میں جماعت احمدیہ کا جو

(باقی صفحہ ۹ پر)

# سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

## کے متعلق

# کچھ ایمان افروز تاریخی احوال و کوائف

از مکرم مولوی محمد حفیظ صاحب بقاپوری سابق ایڈیٹر بدر قادیان

ع

ابتداء سے تیرے ہی سایہ میں میرے دن کٹے
گود میں تیری رہا میں مثل طفل شیر خوار
(مسیح موعودؑ)

سر دست مضمون کے صرف اسی حصہ کو بیان کیا جاتا ہے جو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے عہدِ طفولیت اور عنفوانِ شباب کے چند حالات سے تعلق رکھتا ہے امید ہے کہ اس کا مطالعہ ہر احمدی مبائع کے لئے ازدیادِ ایمان کا باعث ہوگا وباللہ التوفیق

(۱)

ہر بچہ پیدائشی طور پر بہت سے اوصاف اپنے والدین سے بطور ورثہ پاتا ہے اس کے بعد جوں جوں بڑا ہوتا ہے اور پختہ عمر کو پہنچتا ہے بہت سی دوسری باتیں اپنے والدین رشتہ داروں اور دوسرے ماحول سے سیکھتا ہے اس لحاظ سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا وہ خوش نصیب اور بابرکت وجود ہے جسے سیدنا حضرت مصلح موعودؓ جیسا خوش نصیب باپ ملا اور حضرت سیدہ مریم بیگم صاحبہ رضی اللہ عنہا (جو حضرت سیدہ اُمِّ طاہر کے نام نامی سے مشہور ہوئیں) جیسی والدہ ماجدہ ملیں۔

حضور انور کے پہلے خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۱/۶/۸۲ کی ٹیپ ریکارڈ ہمیں بھی سننے کی سعادت حاصل ہوئی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی پیاری دلنواز آواز کان میں پڑتے ہی عجب طور سے سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کا پیارا وجود اور بابرکت زمانہ خلافت دل و دماغ میں مستحضر ہو گیا۔ قرآن کریم کی تلاوت کا وہی لب و لہجہ وہی ترتیل و ترنم وہی دلنواز اور سریلی آواز جو خلافت ثانیہ کے بابرکت دور میں میرے جیسے ہزاروں ہزار پروانوں نے خود سنی۔ کئی سالوں کے وقفہ کے بعد اس سے نہایت درجہ ملتی جلتی آواز پہلی بار کانوں میں پڑی تو سن کر دل پگھل گئے پرانی یادیں تازہ ہو گئیں سننے والے کی آنکھ فرطِ محبت سے پُرنم ہو گئی زبان پر بے ساختہ یہی الفاظ تھے کہ یہ تو حضرت خلیفہ ثانی رضی اللہ عنہ کی آواز ہے!! اللہ اکبر!! دلنواز لب و لہجہ کے ساتھ ہی ساتھ وہی روانی وہی قوتِ بیانی اور فصاحتِ لسانی دیکھ کر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چوتھے جانشین اور خلیفہ برحق سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب کی اپنے عظیم باپ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ سے نہایت درجہ کامل مشابہت میں کچھ بھی شک و شبہ نہ رہا!! اس درجہ گہری معنوی اور صوری تشابہ حکمتِ الٰہیہ کے بغیر ممکن ہی نہیں اس حقیقت کا جب اور گہرا مطالعہ کیا جائے تو اس کی تہہ میں سیدنا حضرت مصلح موعودؓ اور حضرت سیدہ اُمِّ طاہر رضی اللہ عنہا کی خاص تربیت اور آپ کے حق میں خاص الخاص دعائیں کارفرما نظر آتی ہیں۔

(۲)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی والدہ ماجدہ حضرت سیدہ مریم بیگم صاحبہؓ بڑی دلسوزی اور نہایت درجہ توجہ کے ساتھ اپنے اکلوتے بیٹے کے لئے جامع دعائیں فرمایا کرتی تھیں۔ حضرت سیدہ مرحومہ مغفورہ کی وفات ۵ مارچ ۱۹۴۴ء کو ہوئی۔ میں اس بات کا عینی شاہد ہوں کہ مرحومہ کی وفات کے بعد حسبِ اعلان سیدنا حضرت مصلح موعودؓ عصر کی نماز کے بعد روزانہ مزار حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر جا کر اجتماعی دعا فرمایا کرتے تھے۔ یہ سلسلہ چالیس دن مسلسل جاری رہا۔ خاکسار کو بھی ان بے شمار خدام میں سے ایک ادنیٰ خادم کی حیثیت میں چالیس روزہ تاریخی دعا میں بلا ناغہ شریک ہونے کی سعادت حاصل ہوئی۔ اس خصوصی موقع پر حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے اپنے خدا سے کیا کچھ مانگا اور کس کس کے لئے مانگا پورا علم تو خدائے قدوس کو ہے یا مانگنے والا بندہ، خدا خود ہی جانتا ہے۔

البتہ مجھے بخوبی یاد ہے انہیں دنوں میں حضور نے اپنے ایک خطبہ جمعہ میں احباب جماعت کو بھی ایسی جامع دعاؤں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا:-

"میں نے اعلان کیا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قبر پر جا کر چالیس دن دعا کروں گا۔ تا کہ اللہ تعالیٰ اسلام کی فتح اور اس کے غلبہ کا راستہ کھولے اور احمدیت کی اشاعت میں جو روکیں ہیں ان کو دور فرمائے ..."

"اصل چیز یہ ہے کہ انسان جب قبر پر جائے تو میت کے لئے دعا کرے کہ اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت کرے اس کے درجات کو بلند فرمائے اور اپنے قرب کے دروازے اس کے لئے کھول دے۔ پس چونکہ اس قسم کی دعا کی خاطر میں نے کچھ دن متواتر اُمِّ طاہر کی قبر پر جانا تھا۔ اس لئے میں نے مناسب سمجھا کہ اس کے ساتھ ہی اسلام کی فتوحات کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مزار پر دعاؤں کا سلسلہ شروع کر دیا جائے اور اللہ تعالیٰ سے عرض کیا جائے کہ اے اللہ تو نے اس شخص سے اسلام کی ترقی اور اس کی فتوحات کے متعلق کچھ وعدے کئے تھے یہ شخص اب فوت ہو چکا ہے اور تیرے یہ وعدے بہرحال ہمارے ذریعہ سے ہی پورے ہوں گے مگر ہم دیکھتے ہیں کہ ہمارے اندر ہزاروں قسم کی کمزوریاں اور کوتاہیاں پائی جاتی ہیں ہم میں ان کمزوریوں کو دور کرنے کی طاقت نہیں لیکن اگر تو چاہے تو ان کمزوریوں کو بڑی آسانی سے دور کر سکتا ہے۔ پس تو اپنے فضل سے ان کمزوریوں کو دور فرما اور اپنے اس مامور اور پیارے محبوب سے جو تو نے وعدے کئے ہوئے ہیں ان کو پورا کرنے کے سامان فرما دے۔ ہم کمزوروں کو طاقت بخش ہم ناتوانوں کو قوت عطا فرما اور ہمارے اندر آپ اپنے فضل سے تغیر پیدا فرما تا کہ ہم دین کا جھنڈا آپ دنیا میں گاڑ سکیں اور کفر کو نابود کر سکیں۔"

(الفضل ۱۲/۳/۴۴ صہ)

سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کا ۵۲ سالہ دورِ خلافت اس بات پر شاہد ہے کہ اس طرح کا چالیس روزہ دعاؤں کا التزام آپ نے کسی بھی اور وقت میں نہیں فرمایا اس خاص دعائیہ پروگرام کا پس منظر واضح ہے حضرت سیدہ اُمِّ طاہر صاحبہ رضی اللہ عنہا کی ذات کا اس پروگرام سے جو گہرا تعلق ہے وہ بھی کسی سے پوشیدہ نہیں اس سے یہ بات بدیہی طور پر سامنے آ جاتی ہے کہ رخصت ہونے والی عظیم ہستی اور اس کے متعلقین کو حضورؓ کی خصوصی دعاؤں میں بالیقین نمایاں حصہ ملا ہوگا۔ دعاؤں کے اس پس منظر میں اس بات کو پا لینا چنداں مشکل نہیں کہ ان غیر معمولی دور رس اور پُرسوز دعاؤں کے ۳۸ سال بعد جب ۱۰/۶/۸۲ کو ربوہ شریف میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا انتخاب عمل میں آیا۔ اور خدا کی نہاں در نہاں حکمتوں نے حضرت مرزا طاہر احمد صاحب کو اس جلیل القدر روحانی منصب پر فائز فرمایا تو خدا کے محبوب بندے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی ان دعاؤں کی گویا قبولیت کا ظاہر و باہر ثبوت مل گیا اور خدا کی فعلی شہادت نے بتا دیا کہ اس کی حکیمانہ قدرت نے اسی دعا سے آپؓ کے ہی فرزند ارجمند کی جماعت کی روحانی قیادت سے مشرف فرما کر اسلام کی آئندہ فتوحات حاصل کرنے کا ایک عظیم ذریعہ بنا دیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

(۳)

جن دنوں حضرت سیدہ اُمِّ طاہر صاحبہؓ کو علاج معالجہ کے لئے لاہور جانا پڑا۔ آپ نے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ سے بطورِ خاص درخواست کی کہ قادیان میں میری عدم موجودگی میں اور خصوصیت سے مبارک امتحان کے دنوں میں آپ خود میرے بیٹے کا خاص خیال رکھیں اللہ تعالیٰ کی بے شمار رحمتیں اور فضل نازل ہوں حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ کی روح پر انہوں نے اپنی اس بہن کی خواہش کو نہایت خوش اسلوبی سے پورا کیا میں اس بات کا عینی شاہد ہوں کہ حضرت میاں صاحب رضی اللہ عنہ اپنے معصوم ملنسار جو صلہ۔ صدمہ رسیدہ بھتیجے کو بڑی محبت و شفقت کے ساتھ اکثر اوقات اپنے ساتھ ہی رکھتے۔ ان ایام میں میں مدرسہ احمدیہ میں

معلوم ہی تھا اور ساتھ ہی نیوٹرل بھی ہو گئی تو پانچ وقتہ نمازوں کے لئے اپنی نگرانی میں مسجد اقصیٰ لے جایا کرتا میں نے کئی بار دیکھا کہ مسجد اقصیٰ ہی میں نماز ادا کرنے کیلئے حضرت میاں صاحب رضی اللہ عنہ تشریف لے جا رہے ہیں اور حضرت مرزا طاہر احمد صاحب (ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) کو بڑے ہی پیار سے اپنے ساتھ ساتھ لے جا رہے ہیں۔

چچا بھتیجے کی جو باتیں ہو رہی ہوتی وہ بھی دینی اور روحانی۔ چنانچہ اسی وقت کی ایک بات مجھے اب تک یاد ہے احباب کے علمی استفادہ کیلئے لکھتا ہوں۔ غالباً عصر کی نماز تھی حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ اپنے رہائشی مکان کی بیٹھک سے نکلے حضرت صاحبزادہ صاحب بھی ساتھ ہی تھے میں بھی تھوڑے فاصلہ پر پیچھے پیچھے نماز کے لئے جا رہا تھا۔ میں نے سنا کہ حضرت صاحبزادہ صاحب نے اپنے عم محترم سے ایک مسئلہ دریافت کیا کہ اگر کوئی نمازی ایسی حالت میں مسجد پہنچے جب با جماعت پڑھائی جا رہی نماز کی کچھ رکعتیں ہو چکی ہوں تو چھوٹ گئی رکعتوں کو پورا کرنے کی صورت کیا ہے؟ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ نے فرمایا میاں! جو رکعتیں رہ گئی ہیں انہیں اسی طریق اور ترتیب سے مکمل کیا جانا چاہئے۔ اس کے ساتھ علمی صورت کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا دیکھنا یہ ہوتا ہے کہ کس کس نمبر کی رکعت با جماعت رہ گئی ہے مثال کے طور پر بعد میں پہنچنے والے کو جماعت کے ساتھ آخری رکعت ملی ہے تین چھوٹ گئیں اب چھوٹ جانے والی تین رکعتیں ترتیب کے لحاظ سے اس طرح ہیں پہلی دوسری اور تیسری اب اُسے سب سے پہلے پہلی رکعت کو پڑھنا ہوگا۔ اس کے بعد دوسری اور تیسری آپ رضی اللہ عنہ نے صاحبزادہ صاحب سے سوال کیا اچھا میاں بتاؤ پہلی رکعت کس طرح پڑھی جاتی ہے۔ حضرت صاحبزادہ صاحب نے جواب دیا سبحانک اللھم وبحمدک ......... سے فرمایا بس بس! اسی طرح پہلے پہلی رکعت پڑھے اس کے بعد جس طرح دوسری رکعت پڑھی جاتی ہے پڑھے یعنی دوسری رکعت کے بعد تشہد کے لئے بیٹھے پھر تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہو جائے اسے مکمل کر کے اور تشہد پڑھ کر سلام پھیر دے"۔

میں نے دیکھا آپ نے اس مسئلہ کو اس طرح دلنشین انداز میں نہایت درجہ جامع الفاظ میں بیان کیا کہ مسجد پہنچنے تک مسئلہ بھی واضح ہو چکا تھا۔ اور دریافت کرنے والا جواب سے مطمئن بھی ہو گیا تھا!!

حضرت سیدہ اُمّ طاہر احمد صاحبہ رضی اللہ عنہا کی وفات کے بعد مرحومہ مغفورہ کی یاد میں بہت سے مضامین شائع ہوئے۔ سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا بھی ایک مبسوط مضمون الفضل میں شائع ہوا

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے "ہماری بہن سیدہ اُمّ طاہر احمد رضی اللہ عنہا" کے عنوان سے اپنے مخصوص انداز میں آٹھ صفحات کا مفصل اور جامع مضمون لکھا اس میں "اولاد کی محبت و خیر خواہی" کے ضمنی عنوان کے تحت آپ نے تحریر فرمایا:-

"جیسا کہ احباب کو علم ہے مرحومہ نے اپنے پیچھے تین لڑکیاں چھوڑی ہیں اور ایک لڑکا۔ لڑکے کے اکیلا ہونے کا مرحومہ کو بہت احساس تھا۔ اور وہ اس بات کے لئے ہمیشہ خاص دعائیں کرتی رہتی تھیں کہ ان کا لڑکا جس کا نام طاہر احمد ہے دین و دنیا کی اعلیٰ ترین ترقیاں حاصل کرے اور اس کی تربیت کا خاص خیال رکھتی تھیں جب میں ان کی بیماری میں آخری دفعہ لاہور گیا (یعنی اُن کی وفات کی دفعہ سے پہلے) تو جب میں واپسی پر رخصت کا سلام کہنے کے لئے ان کے کمرے میں گیا اور میں نے ان سے ذکر کیا کہ طاہر احمد کا امتحان ہونے والا ہے۔ اس لئے میں واپس جاتا ہوں۔ تو انہوں نے مجھے تاکید کے ساتھ کہا کہ ہاں آپ ضرور جائیں اور طاہر احمد کا خیال رکھیں۔ اور پھر یہ خیال کر کے کہ شاید ان کی بیماری کی شدت کی وجہ سے میں طاہر کو اکیلا چھوڑ کر درمیان میں پھر لاہور نہ آ جاؤں کسی قدر رقت کے ساتھ کہا کہ آپ میری خاطر امتحان کے آخری دن تک بھی طاہر کے پاس ٹھہریں چنانچہ میں قادیان چلا آیا اور جہاں تک خدا نے توفیق دی طاہر کا خیال رکھتا رہا۔ مگر خدا کا فضل تھا ان کی وفات اتوار کو ہوئی جو کہ امتحان کے لحاظ سے رخصت کا دن تھا اس طرح میں عزیز طاہر احمد کو گھبراہٹ میں ڈالنے کے بغیر ہمشیرہ مرحومہ کے آخری لمحات میں چند گھنٹہ کے لئے پھر لاہور پہنچ گیا اور اس طرح اللہ تعالیٰ نے ان کی اور میری دونوں کی خواہش کو بیک وقت پورا کر دیا۔"

(الفضل ۲۴ ؍ ۴ ؍ ۴۴ء صفحہ ۵)

ہر حال اُن تمام ذمہ داریوں کے لئے خدائے قدوس نے اپنی خاص حکمت کے تحت حضور کو تیار کیا جو خلافت ثالثہ کے بابرکت دورہ تمام ہو جانے کے بعد خلافت رابعہ کے شروع ہوتے ہی آپ پر عائد ہونے والی تھیں۔ دعا ہے کہ ہمیں بھی حضور کی کامل اطاعت کی توفیق ملتی رہے اور احمدیت کا روحانی قافلہ اپنے قافلہ سالار کی قیادت میں برق رفتاری سے اپنی منزل کی طرف بڑھتا چلا جائے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے محبوب امام کو ہمیشہ صحت و سلامتی کے ساتھ رکھے آپ کا مبارک سایہ ہم سب خدام کے سروں پر تا دیر قائم رہے اور آپ کو جملہ مقاصد عالیہ میں ہمیشہ ہی مظفر و منصور فرماتا رہے۔ آمین یا رب العٰلمین

## سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کی حیات طیبہ بقیہ صفحہ ۷

نمائندہ وفد اس ایوان میں گیا اس کے ایک ممتاز ممبر آپ تھے۔ یکم جنوری ۱۹۷۹ء سے آپ صدر مجلس انصار اللہ کے عہدہ پر فائز ہوئے جس کے نتیجہ میں مجلس کے اندر زندگی کی ایک نئی روح پیدا ہوئی اور متعدد انقلابی اقدامات کئے گئے اور نہ صرف مجلس کو مالی استحکام نصیب ہوا بلکہ اصلاح و ارشاد کے کاموں میں بے پناہ وسعت پیدا ہو گئی پورے ملک میں علمی مذاکرات کا سلسلہ جاری کیا گیا۔ جس کو کامیاب بنانے کے لئے آپ بہت سے مقامات پر بنفس نفیس تشریف لے گئے اور حق و صداقت کی ترجمانی کا فریضہ ایسے شاندار طریق پر انجام دیا کہ اپنے تو رہے ایک طرف، بیگانے بھی عش عش کر اٹھے ۱۹۸۰ء میں آپ احمدیہ آرکیٹیکٹس اینڈ انجینیئرز ایسوسی ایشن کے سرپرست مقرر ہوئے اس سال پہلی بار مسجد مبارک میں درس رمضان دیا۔ نیز احمدی انجینیئرز نے جلسہ سالانہ ۱۹۸۰ء پر انگریزی اور انڈونیشین زبان کے تراجم کا جو کامیاب تجربہ کیا وہ آپ کی نگرانی اور راہنمائی کا رہین منت تھا۔

جلسہ سالانہ ۱۹۸۲ء پر قدرت ثانیہ کے مظہر ثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے احمدیہ بک ڈپو کا افتتاح فرمایا:۔ اس مقدس تقریب کا انتظام آپ ہی کے ہاتھوں ہوا۔

خلافت ثالثہ کے مبارک دور میں آپ کے قلم سے بہت معلومات افزا اور حق و معرفت سے لبریز لٹریچر شائع ہوا جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے غیر معمولی مقبولیت بخشی۔ اس دور میں آپ کی جو تصانیف شائع ہوئیں ان کی فہرست درج ذیل ہے۔

۱۔ احمدیت نے دنیا کو کیا دیا؟ ۲۔ وصالِ ابن مریم۔ ۳۔ آیت خاتم النبیین کا مفہوم ۴۔ پیشگوئی مصلح موعود ۵۔ ورزش کے ذینے ۶۔ مودودی اسلام ۷۔ جماعت احمدیہ اور اسرائیلی حکومت ۸۔ سوانح فضل عمر جلد اوّل۔ مؤخر الذکر تصنیف فضل عمر فاؤنڈیشن نے دسمبر ۱۹۷۵ء میں آفسٹ پر نہایت دیدہ زیب کتابت اور طباعت کے ساتھ شائع کی۔ یہ قابل قدر اور معرکہ آرا کتاب جو بڑے سائز کے ۳۷۸ صفحات پر مشتمل ہے آپ نے نہایت محنت اور عرق ریزی سے مرتب فرمائی اور سوانح اور تاریخ کے دلکش ادبی امتزاج سے آئندہ آنیوالی نسلوں کے لئے حقائق اور معلومات کا ایک قیمتی بہا خزانہ اس میں محفوظ کر دیا۔

خلافت ثالثہ کے عہد مبارک میں آپ نے جلسہ سالانہ کے سٹیج پر درج ذیل عنوانات پر تقاریر فرمائیں:

۱۔ حضرت نبی کریمؐ کی قوت قدسیہ (۱۹۶۷ء)
۲۔ احمدیت نے دنیا کو کیا دیا؟ (۱۹۶۸ء)
۳۔ اسلام اور سوشلزم (۱۹۶۹ء)
۴۔ حضرت مصلح موعود کی خدمت قرآن (۱۹۷۰ء)
۵۔ حقیقت نماز (۱۹۷۲ء)
۶۔ اسلام کی نشأۃ ثانیہ خلیفۃ الرسول سے وابستہ ہے (۱۹۷۳ء) ۷۔ اسلام کا بطل جلیل (۱۹۷۴ء) ۸۔ اسلام کی اشاعت کیلئے جماعت احمدیہ کی جانفشانی (۱۹۷۵ء) ۹۔ قیام نماز (۱۹۷۶ء) ۱۰۔ فلسفہ حج (۱۹۷۷ء) ۱۱۔ فضائل قرآن کریم (۱۹۷۸ء) ۱۲۔ غزوات میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا خلق عظیم (۱۹۷۹ء، ۱۹۸۰ء، ۱۹۸۱ء)

## چوتھا دور
### خلیفۃ المسیح الرابع کی حیثیت سے انتخاب

قدرت ثانیہ کے مظہر ثالث سیدنا حضرت مرزا ناصر احمد صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ ۹ جون کی درمیانی شب کو اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ اگلے روز ۱۰ ؍ جون ۱۹۸۲ء کو حضرت مصلح موعود کی مقرر فرمودہ مجلس انتخاب خلافت کا خصوصی اجلاس نماز ظہر کے بعد مسجد مبارک ربوہ میں منعقد ہوا جس میں حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع منتخب ہوئے اس طرح آپ کی مبارک زندگی کا چوتھا دور شروع ہوا۔ عجیب بات یہ ہے کہ مستند تاریخ اسلام مثلاً طبری سے ثابت ہے کہ قرن اوّل میں بھی خلافت رابعہ کا قیام جون ہی کے مہینہ میں عمل میں آیا تھا کیونکہ قمری سنہ سے وہ دن پچیس ذوالحجہ سنہ ۳۵ھ کا تھا۔ برٹش کیلنڈر کے مطابق قطعی طور پر جون کے مہینہ میں آتا ہے تبارک اللہ احسن الخالقین۔ سیدنا و مولانا مرشدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خلافت ایک موعود خلافت ہے جس کی نسبت حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ اور حضرت مصلح موعود کے ارشادات میں واضح پیشگوئیاں موجود ہیں مثلاً حضرت مصلح موعود نے ۷ ؍ مارچ ۱۹۱۹ء کو جلسہ پر تقریر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:- "پہلے جو آدم آیا وہ جنت سے نکلا تھا مگر اب جو آدم آیا وہ اس لئے آیا کہ لوگوں کو جنت میں داخل کرے۔ اسی طرح پہلے یوسف کو قید میں ڈالا گیا تھا مگر دوسرا یوسف قید سے نکالنے کے لئے آیا۔ پہلے مسیح میں سے بعض جیسے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دکھ دیا گیا مگر میں امید کرتا ہوں کہ حضرت اقدس مسیح موعود کے زمانہ میں اللہ تعالیٰ اس کا بھی ازالہ کرے گا اور ان کے خلفاء کے دشمن ناکام رہیں گے کیونکہ یہ وقت بدلہ لینے کا ہے۔ اور خدا چاہتا ہے کہ اس کے پہلے بندے جن کو نقصان پہنچایا گیا ان کے بدلے لئے جائیں۔" (عرفان الٰہی مطبوعہ ۲۸ ؍ دسمبر ۱۹۱۹ء قادیان صفحہ ۹۴) ربنا آمنا بما انزلت واتبعنا الرسول فاکتبنا مع الشاھدین۔ (الفضل ۱۴ ؍ جون ۱۹۸۲ء)

# قسط اسلامی وراثت کے مسائل

از مکرم مولوی محمد عمر علی صاحب فاضل مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان

مدرسہ احمدیہ قادیان کے مضمون فقہ کے مدرس مکرم و محترم مولوی محمد عمر علی صاحب فاضل کا مضمون مسئلہ وراثت کے بارہ میں نہایت مفید معلومات پر مشتمل ہے۔ اسے افادہ عام کیلئے اخبار میں شائع کیا جارہا ہے۔ امید ہے مکرم مولوی محمد عمر علی صاحب فاضل اس مفید سلسلے کو جاری رکھیں گے۔ انشاء اللہ۔

خاکسار حکیم محمد دین ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان

## علم المیراث کی ضرورت و اہمیت

اللہ تعالیٰ قرآن مجید کی سورۃ نساء رکوع دو میں وراثت کی تفصیل بیان فرماتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ :-

یوصیکم اللّٰہ فی اولادکم للذکر مثل حظ الانثیین۔

وصیت کے معنی تاکیدی حکم کے ہیں اس سے اس علم کی ضرورت و اہمیت پر روشنی پڑتی ہے۔ دوسری طرف حدیث میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے بیہقی میں آتا ہے کہ حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :-

تعلموا الفرائض وعلموھا الناس فانھا نصف العلم

یعنی اے لوگو! علم الفرائض سیکھو اور دوسروں کو بھی سکھاؤ کیونکہ یہ نصف علم کے برابر ہے اور الدارمی نے حضرت ابن مسعود سے روایت کی ہے کہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تعلموا الفرائض وعلموھا الناس فانی مقبوض والعلم سیقبض ویظھر الفتن حتی یختلف اثنان فی فریضۃ لا یجدان احدًا یفصل بینھما۔

یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وراثت خود بھی سیکھو اور دوسرے لوگوں کو بھی سکھاؤ کیونکہ میں فوت ہو جاؤنگا اور علم بھی اٹھا لیا جائے گا۔ اور فتنہ ظاہر ہوگا۔ یہاں تک کہ دو آدمی وراثت کے بارے میں اختلاف کریں گے۔ مگر صحیح فیصلہ کے لئے انکو کوئی تیسرا آدمی نہیں ملے گا۔ وراثت کی اہمیت سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے مندرجہ ذیل اقتباس سے بھی ظاہر ہوتی ہے کہ حضور فرماتے ہیں۔

”اگر غور کیا جائے تو تمدن میں خرابی واقع ہونے کا ایک بہت بڑا سبب یہ ہوتا ہے کہ جائدادیں تقسیم نہیں ہوتیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ چند لوگوں کے قبضہ میں رہتی ہیں۔ اور غرباء کو جائداد پیدا کرنے کا موقعہ نہیں ملتا

اسلام نے اس نقص کو دور کرنے کیلئے ورثہ کے تقسیم کئے جانے کا حکم دیا ہے چنانچہ اسلامی احکام کے مطابق ہر مرنے والے کی جائیداد اس کے ورثاء میں تقسیم ہو جاتی ہے اور ماں کو باپ کو بیٹوں کو شوہر کو بیوی کو غرض ہر ایک کو اس کا مقررہ حق مل جاتا ہے اور کسی شخص کو اختیار نہیں کہ وہ اس تقسیم کو اپنی مرضی سے بدل دے بلکہ قرآن کریم یہ ہدایت دیتا ہے کہ اگر تم اس رنگ میں جائداد کو تقسیم نہیں کروگے تو گناہگار ٹھہرو گے۔ اس کے مقابلہ میں جو دوسرے مذاہب ہیں ان میں سے کسی میں صرف پہلے بیٹے کو وارث قرار دیا گیا ہے اور کسی میں کسی اور کو۔“

(نظام نو صفحہ ۸)

## علم المیراث کی تعریف

علم المیراث جس کو علم الفرائض بھی کہتے ہیں وہ علم ہے جس سے مرنے والے فرد کا ترکہ اس کے ورثاء میں تقسیم کرنے کی کیفیت بیان کی جائے۔

اسلام سے قبل اہل عرب کے یہاں وراثت کا رواج تھا مگر اس میں ایسے نقائص تھے جس کے نتیجہ میں فتنہ و فساد کا بازار گرم رہتا تھا مثلاً میت کا وارث اس کا سب سے قریبی قرابت دار یعنی بیٹا ہوتا تھا۔ عورتوں کو وراثت سے محروم کر دیا جاتا تھا۔ مگر بانی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم جو رحمۃ للعالمین بنا کر تشریف لائے اللہ تعالیٰ نے اس مجسم رحمت کے ذریعہ صدیوں کے پامال شدہ حقوق کو قائم فرمایا اور احکام خداوندی کے ذریعہ جاہلیت کا وہ اصول توڑ دیا جس کے تحت ترکہ صرف مردوں کو ہی ملتا تھا چنانچہ فرمایا للرجال نصیب مما ترک الوالدان والاقربون وللنساء نصیب مما ترک الوالدان والاقربون مما قل منہ اوکثر نصیبًا مفروضا

(سورۃ النساء رکوع ۱)

یعنی مردوں کا (بھی) اور عورتوں کا بھی اس مال میں سے جو ان کے ماں باپ اور قریبی رشتہ دار چھوڑ جائیں ایک حصہ ہے خواہ اس (ترکہ) میں سے تھوڑا بچا ہے یا بہت (یہ) ایک معین حصہ ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے مقرر کیا گیا ہے۔ سورۃ نساء میں اللہ تعالیٰ نے نظام وراثت کے اصول نہایت احسن رنگ میں جامع احکامات پر نازل فرمائے ہیں۔ اسلام نے وراثت الاقرب فالاقرب کے منصفانہ اصول پر مقرر کی ہے چنانچہ فرمایا کہ واولوا الارحام بعضھم اولیٰ ببعض فی کتاب اللّٰہ ان اللّٰہ کان بکل شیء علیما۔ یعنی بعض رحمی رشتہ دار بعض کی نسبت اللہ کی کتاب کی رو سے زیادہ قریبی ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ ہر چیز کو خوب جانتا ہے

## تقسیم ورثہ سے قبل کے احکامات

میت کے ترکہ سے متعلق چار حقوق ہیں۔ جن پر بالترتیب عمل ہونا ضروری ہے

(۱)۔ تجہیز و تکفین۔ جب کوئی انسان مر جائے تو سب سے پہلے اس کے ترکہ میں سے اس کے کفن دفن کا انتظام کیا جائے مگر نہ تو فضول خرچی ہو اور نہ ہی کنجوسی ہو بلکہ اخراجات میانہ روی کے طریق پر کئے جائیں

(۲)۔ قرضہ کی ادائیگی۔ یعنی بقیہ مال میں سے میت کا قرضہ ادا کیا جائے۔

(۳) ادائیگی وصیت۔ یعنی قرضہ ادا کرنے کے بعد باقی مال میں سے وصیت کی ادائیگی ہوگی مگر کوئی بھی وصیت $\frac{1}{3}$ ثلث المال سے زیادہ قابل اجراء نہ ہوگی۔

(۴) متذکرہ بالا تینوں امور کی تکمیل کے بعد بقیہ مال حسب ہدایات کتاب اللہ ارشاد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اجماع امت کے مطابق میت کے ورثاء میں تقسیم کیا جائے گا۔

## ورثاء کی ترتیب

سب سے پہلے اصحاب الفرائض کو حصہ دیا جائیگا اور اصحاب الفرائض سے مراد وہ افراد ہیں جن کے حصے قرآن کریم میں معین طور پر مقرر ہیں۔ خواہ وہ اصحاب الفرائض نسبتی ہوں جیسے اولاد۔ ماں۔ باپ یا سببی ہوں جیسے میاں۔ بیوی اصحاب الفرائض کے بعد ترکہ عصبات کو دیا جائیگا اور عصبہ سے مراد ہر وہ شخص ہے جو ذوی الفرائض کی عدم موجودگی میں کل مال کا وارث ہو۔ اور اگر اصحاب الفرائض کے بعد مال بچ جائے تو بھی بقیہ مال کا عصبہ حقدار بن جاتا ہے جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

العصبۃ کل من یاخذ جمیع ما ابقتہ اصحاب الفرائض وعند الانفراد یحوز جمیع المال۔ اصحاب الفرائض کی طرح عصبہ کی بھی دو موٹی قسمیں ہیں۔ نسبتی اور سببی نسبتی مراد بیٹا۔ پوتا۔ باپ۔ دادا۔ بھائی۔ بھتیجہ چچا وغیرہ۔ عصبہ نسبی کو مال دینے کے بعد اگر بچ جائے تو عصبہ سببی کو دیا جائے گا۔ اور عصبہ سببی سے مراد وہ عصبہ ہے کہ اس کے اور میت کے مابین کوئی خونی تعلق نہ ہو بلکہ آقا اور غلام کا تعلق تھا۔ اور مالک نے بعد میں اپنے غلام کو آزاد کر دیا اس کے بعد وہ غلام مر گیا۔ اور غلام کا کوئی وارث نہ تھا۔ ایسے موقع پر یہ آزاد کنندہ آقا اس غلام کا وارث ہوگا۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ الولاء لمن اعتق یعنی آزاد کنندہ اپنے غلام کے مرنے کے بعد اس کا وارث ہوگا۔ اس کے بعد اگر میت کا کوئی بھی عصبہ نہ ہو تو بقیہ مال دوبارہ اصحاب الفرائض کے درمیان ان کے حصص کے مطابق تقسیم کیا جائیگا۔

## قدماء حنفیہ کا مسلک

یاد رکھنا چاہیئے کہ مال کی دوبارہ تقسیم میں قدماء حنفیہ خاوند اور بیوی کو مستثنیٰ قرار دیتے ہیں ان کے بعد بقیہ مال ذوی الارحام کو ملے گا۔

**ذوی الارحام کی تعریف:-** ذوی الارحام سے مراد وہ رشتہ دار ہیں جو ذوی الفرائض اور عصبہ کے علاوہ ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے۔ قال مات رجل من خزاعۃ فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمیراثہ فقال التمسوا لہ وارثًا او ذا رحم۔ گویا تقسیم ورثہ میں اولیت اصحاب الفرائض کو حاصل ہے۔ اس کے بعد ذوالارحام کا درجہ ہے اگر کوئی میت کا ذوی الارحام نہ ہو تو مولی الموالاۃ کو حصہ دیا جائیگا مولی الموالاۃ سے مراد وہ شخص ہے جس سے کسی اجنبی نے یہ عہد کیا ہو کہ انت مولای ترثنی اذا مت وتعقل عنی اذا جنیت۔ یعنی تو میرا مولی ہے اور دوست ہے جب میں مروں تو میرا وارث ہوگا۔ اور اگر میں کوئی ایسا جرم کر دوں جس سے دیت لازم آئے تو وہ دیت تو ادا کریگا۔ مولی الموالاۃ کی عدم موجودگی میں مال مقر لہ کو ملے گا۔ مقر لہ بالنسب علی الغیر کی مثال جیسے میت نے مجہول النسب کو جو عمر کے لحاظ سے اس کے باپ کا بیٹا ہو سکتا ہو

یہ کہہ دیا کہ یہ میرا بھائی ہے اور میت کے باپ نے اس مجہول النسب کو اپنا بیٹا ہونا تسلیم نہیں کیا اور میت مذکور مرتے دم تک اپنے اقرار سے نہ پھرا ایسی صورت میں یہ مجہول النسب مقرٌ لہٗ بالنسب علی الغیر ہے اس کے بعد مال موصیٰ لہ بما زاد علی الثلث کی طرف منتقل ہوگا۔ یعنی وہ شخص جس کے لئے مرنے والے نے تہائی [illegible] زیادہ کی وصیت کی۔ اگر یہ بھی نہ ہو تو مال بیت المال یعنی اسلامی خزانہ میں جائیگا۔ اور اس طرح اللہ تعالیٰ نے نہایت حکیمانہ اور منصفانہ طریق پر وراثت کا نظام پیش فرمایا۔

## عصبات نسبی کی اقسام

قبل ازیں بتایا گیا تھا کہ عصبہ نسبی سے وہ افراد ہیں کہ ان کے اور میت کے درمیان کوئی خونی تعلق نہ ہو لیکن عصبات نسبی میں خونی تعلق ہوتا ہے اور اس کی تین قسمیں ہیں۔ (۱) عصبہ بنفسہٖ (۲) عصبہ بغیرہٖ (۳) عصبہ مع غیرہٖ پہلی قسم سے مراد چار قسم کے افراد ہیں۔ اول جزء المیت یعنی بیٹا دوم اصل المیت یعنی باپ سوم جزء الابیہ یعنی بھائی چہارم جزء جدّہ یعنی چچا وغیرہ عصبہ بغیرہٖ سے مراد وہ چار قسم کی عورتیں ہیں جن کے حصص نصف اور ثلثان (½، ⅔) ہیں اور جو اپنے بھائیوں کی وجہ سے عصبہ بن جاتی ہیں اور ان چار عورتوں سے مراد مندرجہ ذیل اناث ہیں۔ (۱) بنت (۲) بنت الابن (۳) اخت لاب و ام (۴) اخت لاب۔ تیسری قسم عصبہ مع غیرہٖ سے مراد وہ عورت ہے جو دوسری عورت کے ساتھ عصبہ بن جاتی ہے جیسے اُخت یہ بنت یا بنت الابن کے ساتھ عصبہ بن جاتی ہے چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اجعلوا الاخوات مع البنات عَصَبَۃ۔ یاد رکھنا چاہیئے کہ بعض قریبی رشتہ داروں کی وراثت کا ثبوت احادیث سے ملتا ہے چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ الحقوا الفرائض باھلھا فما بقی فلاولی رجل ذکرٍ یعنی اصحاب الفرائض کا حصہ ان کو پہلے دو اس کے بعد جو بچ رہے تو وہ قریبی مرد رشتہ داروں کو دو اگرچہ نص قرآنی میں چچا اور بھتیجے کا حق بیان نہیں ہوا۔ مگر مندرجہ بالا حدیث سے چچا اور بھتیجے کا حق ثابت ہو گیا۔

(باقی آئندہ)

## درخواست ہائے دعا

● مکرم عبدالواحد صاحب احمدی سیکرٹری تبلیغ شاہجہانپور اپنے لئے اپنے اہل و عیال کی روحانی جسمانی ترقی اور کاروبار میں برکت کے لئے۔ ● مکرم سید محمد سیفی صاحب بیجبہاڑہ کشمیر۔ آنکھ میں موتیا اتر آیا ہے صحت کاملہ کے لئے۔ ● مکرم عبدالعزیز خان صاحب عرف داد و میاں حیدرآباد نیک صالح اولاد نرینہ اور کاروبار میں ترقی کے لئے۔ ● مکرم مسعود احمد صاحب مکینک حیدرآباد نیک صالح اولاد نرینہ کے لئے اور کاروبار میں ترقی کے لئے۔ ● محترمہ سیدہ وحیدہ بیگم صاحبہ مظفر پوری اپنے بچوں کی صحت و سلامتی اور خیر و برکت کے لئے۔ ● مکرم ڈاکٹر سید یوسف احمد صاحب آف کینیڈا اپنے اپنے اہل و عیال کی روحانی جسمانی ترقیات کے لئے اور مشکلات کے ازالہ کے لئے۔ ● مکرم مولوی عبدالحق صاحب فضل اپنے اور اپنے اہل و عیال کی روحانی جسمانی ترقیات کیلئے۔ ● مکرم منظر محمود صاحب شیموگہ سلام کہتے ہیں اور روحانی جسمانی ترقیات کیلئے۔ ● مکرم الحاج کریم ظفر ملک صاحب شکاگو۔ والدہ محترمہ کی صحت کاملہ کے لئے۔ ● مکرم ڈاکٹر محمد عابد صاحب قریشی لپنے اپنے لئے اپنے اہل و عیال کی روحانی جسمانی ترقی کے لئے۔ ● مکرم سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد اپنے لئے اپنے اہل و عیال کی روحانی جسمانی ترقیات کیلئے۔ ● مکرم سیٹھ محمد اسماعیل صاحب حیدرآباد اپنے لئے اپنے اہل و عیال کی روحانی جسمانی ترقیات کیلئے۔ ● مکرم سید ابو صالح صاحب کٹک اپنے لئے اپنے اہل و عیال کی روحانی جسمانی ترقیات کیلئے۔ ● مکرم رشید الدین صاحب پاشاہ حیدرآباد حج کے لئے اس سال جا رہے ہیں۔ بخیریت تمام ارکان حج ادا کرنے کیلئے۔ ● مکرم ڈاکٹر طارق احمد صاحب گھانا کار کے ایک حادثہ میں سخت زخمی ہوئے ہیں پانچ پسلیوں کی ہڈی ٹوٹ گئی ہیں۔ صحت کاملہ کے لئے۔ ● مکرم انعام اللہ صاحب لاہور مسجد بشارت سپین کے افتتاح اور مسجد اٹلی کے سنگ بنیاد رکھنے میں شرکت کے لئے اور اہل و عیال کی روحانی جسمانی ترقیات کے لئے۔ ● مکرم وسیم احمد صاحب عجب بشیر متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان کی والدہ صاحبہ کافی عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں اُن کی کامل صحت یابی کیلئے نیز جملہ پریشانیوں کے ازالہ کیلئے۔ ● مکرم غلام احمد صاحب اختر سرپور کاغذ نگر (آندھرا) اپنے مرحوم والدین کی مغفرت اور بلندی درجات اور اپنی اہلیہ کی صحت یابی کیلئے نیز اپنی پریشانیوں کے ازالہ کے لئے مبلغ ۔/[illegible] روپے بطور شکرانہ ادا کرتے ہوئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

(ادارہ)

# مسند آرائے خلافت ہونے سے قبل
# سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ سے ایک ملاقات

از مکرم عبدالحمید صاحب ٹاک ناظم اعلیٰ مجلس انصاراللہ کشمیر مقیم یاری پورہ کشمیر

اللہ تعالیٰ کا جتنا بھی شکر کیا جائے کم ہے کہ اُس نے محض اپنے فضل سے خاکسار اور خاکسار کے بیٹے عزیز احسان اللہ ٹاک کو اس سال جبکہ ہم ربوہ پہنچے جہاں ہمارے جانے والے پیارے آقا ناصر دین حضرت قرآن سیدنا حضرت حافظ مرزا ناصر احمد رضی اللہ عنہ سے ملاقات کے سامان وہاں ہمارے لئے آنے والے پیارے امام سیدنا حضرت میرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے بھی ایک مختصر مگر ایمان افروز ملاقات کا موقع بہم فرمایا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

ہمارے پیارے آقا مرد خدا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب اُس وقت حسب دستور اپنے دفتر وقف جدید کے ایک کمرے میں تشریف فرما تھے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ مرد بیماروں کی تشخیص فرما رہے تھے اور ہر مریض کو نسخہ دے کر قریب والے کمرہ سے دوائی حاصل کرنے کے لئے ارشاد فرماتے تھے۔ یاد رہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ پاکستان میں ہومیوپیتھی طرز علاج کے ماہر ڈاکٹر ہیں۔ مولا کریم نے آپ کو دست شفا بخشا ہوا ہے اس کا اندازہ وہاں پر موجود مریضوں کی تعداد سے بھی ظاہر ہو رہا تھا۔ ہم کمرے میں داخل ہو گئے تو سلام و دعا کے بعد اپنے اشارہ سے ہمیں بیٹھنے کا ارشاد فرمایا آپ مرد بیماروں کو دیکھ کر فارغ ہوئے تو ہمیں اپنے کمرے میں لے گئے سلام دعا کے بعد خیر و خیریت دریافت فرمائی۔ اسی وقت دفتر کے ایک آدمی کو شربت لانے کا ارشاد فرمایا۔ فوراً شربت پیش کیا گیا۔ گلاسوں میں ڈالتے ہوئے شربت لانے والے دوست سے دریافت فرمایا کہ کونسا شربت ہے معلوم ہوا کہ ایپل جوس (Apple Juice) ہے آپ نے پہلے خود شربت کا ذائقہ چکھا پھر ہمیں پینے کا ارشاد فرمایا۔

دوران گفتگو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے کشمیر کی تبلیغی و تنظیمی سرگرمیوں کے بارے میں دریافت فرمایا خاکسار نے عرض کیا حضور وہاں پر کچھ مشکلات ہیں آپ نے فرمایا کہ آپ کو یہاں سے زیادہ مشکلات تو نہیں ہیں کل شام شکر گڑھ ضلع سیالکوٹ گیا تھا وہاں پر احباب جماعت نے اپنے علاقہ کے سنجیدہ اور تعلیم یافتہ طبقہ کے لوگوں کو بلایا تھا۔ ان کے ساتھ دوستانہ ماحول میں باتیں ہوئیں خدا تعالیٰ کے فضل سے موقع پر ہی گیارہ بیعتیں ہو گئیں۔ اس کے بعد اپنے عزیزم احسان اللہ ٹاک کی طرف توجہ کرتے ہوئے فرمایا آپ خدام کو پڑھے لکھے سنجیدہ لوگوں کے ساتھ دوستانہ مراسم بڑھانے چاہئیں پھر ان کو کسی جگہ بلا کر حتی الوسع خاطر تواضع کر کے اپنے مربی یا کسی بزرگ کو بلا کر ان کے ساتھ محبت اور پیار سے بات کرنی چاہیئے خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے بڑا فائدہ ہوگا۔ ہمارے خدام کو بزرگان کی راہنمائی میں تبلیغ کیلئے سرگرم عمل ہونا چاہیئے۔ یاد رہے کہ پاکستان کی تمام جماعتیں ایسی مجالس منعقد کر کے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو مدعو کرتی تھیں اور حضور پرنور غیر از جماعت احباب سے تبلیغی گفتگو فرماتے تھے۔ اُن کے اعتراضات کے برجستہ جواب دیتے تھے اور موقع پر ہی کئی لوگ بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شامل ہو جاتے تھے۔ اسی طرح سے وہاں پر ایک خاموش انقلاب آگیا ہے۔ چونکہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو بیمار مستورات کا بھی معائنہ فرمانا تھا اس وجہ سے ہم نے اجازت طلب کی اجازت سے قبل آپ نے جملہ احباب جماعت کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ کا بابرکت تحفہ پہنچانے کا ارشاد فرمایا۔

اس مختصر مگر ایمان افروز ملاقات کے دوران ہمارے مشاہدہ میں جو باتیں آئیں وہ ہمارے لئے مشعل راہ ہیں۔ ایک آپ کی خدمت خلق اللہ جو کہ تعداد میں مریضوں کو دیکھنے سے ظاہر ہو رہی تھی۔ دوم شفقت علیٰ خلق اللہ کہ حضور نے شربت پلانے سے قبل اس کا ذائقہ خود دیکھ لیا۔ سوم جماعتی تنظیم سے گہری دلچسپی اور چہارم تبلیغ کی طرف خصوصی توجہ وغیرہ۔

جب ملاقات کر کے باہر آئے تو ہماری خوشی کی کوئی حد نہ رہی اور اس ایمان افروز ملاقات کی لذت اب بھی ہم محسوس کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ ہمارے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو صحت و سلامتی والی کامیاب و کامران عمر دراز عطا فرمائے ہم کمزوروں کو محض اپنے فضل سے آپ کی خلافت سے وابستہ رکھے اور ہم اپنی آنکھوں سے حضور کے ہی عہد خلافت میں غلبہ اسلام کا نظارہ کرنے والے ہوں آمین ☆

قسط ۲

# قرار دادہائے تعزیت و تجدید عہد وفا کا خلاصہ

## جماعت احمدیہ لاس انجلس امریکہ

امریکہ سے عبدالرشید انور محمود خان صاحب جنرل سیکرٹری کی مرسلہ جماعتی قرارداد میں تحریر ہے کہ:- ہم سب کو وہ مسکراتا ہوا درخشاں اور شفقت سے بھرپور چہرہ مبارک یاد ہے ......... سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رضی اللہ عنہ کی ساری توجہات جماعت کی بہبود اور اسلام کی اشاعت پر مرکوز تھیں۔ آپؒ کی اچانک جدائی ہم سب احمدیوں کیلئے ایک جانکاہ صدمہ ہے اور ہم اپنے خدا کے حضور دست بدعا ہیں کہ خدا تعالیٰ اپنی رحمت خاص سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کو اعلیٰ علیین میں مقام عطا فرمائے۔ اور ہم آپ کے ارشادات عالیہ پر ہردم عمل پیرا رہیں ہم اس وقت اس دلسوز صدمہ میں حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی حضرت طاہرہ صدیقہ آپؒ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ حضرت مرزا مبارک احمد صاحب۔ حضرت مرزا منور احمد صاحب۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی اولاد حضرت مرزا انس احمد صاحب۔ حضرت مرزا فرید احمد صاحب حضرت مرزا لقمان احمد صاحب حضرت امۃ الحلیم صاحبہ حضرت امۃ الشکور صاحبہ صاحبزادہ حضرت مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان اور دیگر افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہمراہ برابر کے شریک ہیں اللہ تعالیٰ ہم سب کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور ہمارے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خاص تائید و نصرت فرمائے آمین۔

## جماعت احمدیہ میلا پالم بھارت

میلا پالم سے مکرم اے۔ جی محمد علی صاحب مبلغ سلسلہ کی مرسلہ جماعتی قرارداد میں تحریر ہے کہ مجلس انتخاب خلافت احمدیہ نے صاحبزادہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب کو خلیفۃ المسیح الرابع (ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) منتخب کیا ہے ہم اللہ تعالیٰ کی رحمت بے پایاں پر شاکر ہیں۔ ہم صدق دل سے آپ کی خلافت کو قبول کرتے ہوئے آپ کی بیعت کرتے ہیں اور عہد کرتے ہیں کہ ہم جملہ افراد نیکی اور معروف امور میں آپ کی کامل اطاعت کریں گے۔ ہم اس یقین سے پر ہیں کہ آپ کی خلافت کا انتخاب منشاء ایزدی اور نصرت الٰہی سے ہوا ہے۔ بزرگان کرام کی خدمت میں اس قرارداد کی نقول بھی بھجوائی گئیں۔

## جماعت احمدیہ شنکرن کوئل بھارت

شنکرن کوئل سے مکرم کے۔ محمد علی صاحب پریذیڈنٹ جماعت کی مرسلہ جماعتی قرارداد تعزیت میں خلافت رابعہ کی مکمل اطاعت اور فرمانبرداری کا اقرار کیا گیا ہے۔ اور دعائیں کی گئی ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو صحت و سلامتی کی لمبی عمر عطا فرمائے اور ہر آن روح القدس سے تائید و نصرت کا سلسلہ جاری رہے نقول حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ صاحبزادہ حضرت مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان اور مکرم ناظر صاحب دعوت و تبلیغ کی خدمت میں بھجوائی گئی ہیں۔

## جماعت احمدیہ مدراس

مکرم مولوی محمد عمر صاحب فاضل مبلغ سلسلہ کی مرسلہ جماعتی قرارداد میں درج ہے کہ:- نافلہ موعود اور قدرت ثانیہ کے تیسرے مظہر حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی اچانک وفات حسرت آیات پر ہم افراد جماعت احمدیہ مدراس نہایت دکھی اور مغموم ہوئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ...... آپ کا وجود باوجود دو صدیوں کو پانے کی وجہ سے "خلیفہ ذوالقرنین" کے جلیل القدر خطاب کا بھی مستحق ہوا۔ اپنے مبارک و مسعود دور میں جو اہم تحریکات آپ نے جاری فرمائیں وہ عالمگیر غلبۂ اسلام کو قریب کرنے کی موجب بن رہی ہیں ......... خدا تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے مطابق جو آیت استخلاف میں فرمایا تھا کہ خلافت کا ذریعہ ہر خوف کو امن سے تبدیل فرمائے گا۔ اور دین حق کو استحکام عطا فرمائے گا۔ ایسا ہی ہوا۔ قدرت ثانیہ کے چوتھے مظہر کے طور پر حضرت مرزا طاہر احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خلافت رابعہ کی بابرکت مسند پر متمکن فرمایا فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

ہم تمام افراد جماعت بشمول مستورات و بچگان حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کے مبارک ہاتھوں میں تجدید بیعت کرتے ہوئے صدق دل سے یہ اقرار کرتے ہیں کہ آپ کی ہر آواز پر لبیک کہنے اور ہر تحریک کو قبول کرنے کی کوشش کرتے رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمادے۔

## لجنہ اماء اللہ کراءیڈن یوکے

محترمہ ریاض شبیر چوہدری صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ اور محترمہ لئیقہ احمد جنرل سیکرٹری صاحبہ جماعت احمدیہ کراءیڈن لجنہ کی مرسلہ قرارداد میں تحریر ہے کہ:- "حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کو دینی اور دنیوی ہر لحاظ سے حصول تعلیم کی سعادت نصیب ہوئی ...... آپ نے ہمیشہ قرآن کریم سیکھنے سکھانے پر بے حد زور دیا .... ہمارے لئے علم و عرفان کا بیش بہا خزانہ پیچھے چھوڑا ..... حضور نے آئندہ نسل کی تعلیم و تربیت پر بے حد زور دیا کہ احمدی بچے دنیا بھر کے بچوں سے مختلف ہیں کیونکہ انہیں دعاؤں کا خزانہ حاصل ہے .... یہ بھی اعلان فرمایا کہ کوئی احمدی لڑکا یا لڑکی بوجہ اخراجات اعلیٰ تعلیم سے محروم نہ رہے۔ اگر ان میں قابلیت ہے تو جماعت ان کے اخراجات برداشت کرے گی۔ بزرگان سلسلہ اور جملہ افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے قرارداد میں تعزیت کی گئی ہے۔

## جماعت احمدیہ بنگلور

مکرم محمد شفیع اللہ صاحب صدر جماعت کی مرسلہ جماعتی قرارداد میں تحریر ہے کہ:- "مالی حیثیت سے بھی آپؒ کا دور خلافت بہت بابرکت ثابت ہوا۔ حضرت مصلح موعود کے عہد مبارک کے آخری سال میں جماعت احمدیہ کا بجٹ (صدر انجمن احمدیہ کے وقف جدید و تحریک جدید) کا مجموعی بجٹ زیادہ ۲۰ لاکھ روپیہ سالانہ پر مشتمل تھا۔ مگر حضرت ناصر الدینؒ کے وقت میں یعنی ۱۹۸۲ء میں جو بجٹ بنا وہ تقریباً سات کروڑ روپیہ سالانہ گویا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی "میں تیرے دلی مخلصوں کے اموال و نفوس میں برکت بخشوں گا" شاندار طور پر پوری ہوئی۔ فالحمد للہ ......... اسی جماعتی سانحہ عظیم پر جماعت احمدیہ بنگلور کی جانب سے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع کی خدمت میں دلی تعزیت کے اظہار کی قرارداد پیش ہے۔ پیش ہو کر فیصلہ ہوا کہ ہم اپنے خلیفۃ المسیح الرابع سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہر فرد کے اس شدید صدمہ میں برابر کے شریک ہیں۔ تمام جماعت کو اللہ تعالیٰ اس صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آخر میں ہم قمر الانبیاء حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ کے الفاظ میں خراج عقیدت پیش کرتے ہیں کہ:-

"اے جانے والے تجھے تیرا پاک عہد خلافت مبارک ہو تو نے اپنے امام و مطاع مسیح کی امانت کو خوب نباہا اور خلافت کی بنیادوں کو ایسی آہنی سلاخوں سے باندھ دیا کہ پھر کوئی طاقت اُسے اپنی جگہ سے ہلا نہ سکی۔ جا اپنے آقا کے ہاتھوں سے مبارکباد کا تحفہ لے اور رضوان یار کا ......... کہ جنت میں ابدی بسیرا کر اور اے آنے والے تجھے بھی مبارک ہو کہ پانچ ہزار (اس وقت ایک کروڑ سے زائد نا قل) کانپتے ہوئے دلوں میں سے ہو کر تخت امامت کی طرف آیا اور پھر صرف ایک ہاتھ کی جنبش سے ان تھراتے ہوئے سینوں کو سکینت بخش دی۔ اور ایک مشکور جماعت کی ہزاروں (ایک کروڑ سے زائد ناقل) دعاؤں اور تمناؤں کے ساتھ ان کی سرداری کے "تاج قبول کر"

## پیدرو آباد سپین

مولانا کرم الٰہی صاحب ظفر تحریر فرماتے ہیں کہ سیدنا حضرت حافظ مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالث رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے مقدس داد اور مقدس باپ کی طرح آسمان سے نازل ہوئے۔ اور آسمان ہی کی طرف چلے گئے ہمارے قلوب سخت حزین و غمگین ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ......... ہمارا قافلہ ہمیں داغ مفارقت دے کر اپنے خالق حقیقی کے پاس چلے گئے اللہ تعالیٰ ہی ہمارے دلوں کو تسکین بخشے اور صبر جمیل عطا فرمائے آپ (رحمہ اللہ تعالیٰ عنہ) ہم سے بہت پیار کرتے تھے ہر وقت شگفتہ چہرہ اور نورانی چہرہ کہ غیر بھی اس انتشار نورانیت کو محسوس کرتے اور اس کی گواہی دیتے تھے۔

(باقی ہے)

**محبت سب کیلئے**
**نفرت کسی سے نہیں**
ماخوذ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رضی اللہ عنہ

## احمدی احباب و خواتین سے التماس

جملہ احمدی احباب و خواتین کی خدمت میں التماس ہے کہ اگر کسی کو خلافت رابعہ کے بارے میں کوئی خواب یا بشارت ملی ہو تو مہربانی کر کے تفصیل اپنے دستخطوں اور ایڈریس کے ساتھ نظارت ہذا کو بھجوا دیں۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

# پروگرام دورہ

## مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر مبلغ کلکتہ نمائندہ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

جملہ مجالس ہائے خدام الاحمدیہ بنگال و اڑیسہ کی اطلاع کیلئے اعلان ہے کہ مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر مبلغ کلکتہ نظارت دعوۃ و تبلیغ کی اجازت سے مورخہ ۲۵ ۷/۸۲ سے خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے مندرجہ ذیل مجالس کا تربیتی و مالی دورہ فرما رہے ہیں۔ موصوف اپنے دورہ میں وصولی چندہ مجلس و چندہ اجتماع کے ساتھ ساتھ تشخیص بجٹ و تجنید کا کام بھی سرانجام دیں گے۔ میں جملہ قائدین مجالس کو خصوصاً اور عہدیداران جماعت کو عموماً مولوی صاحب موصوف کے ساتھ کما حقہٗ تعاون کے لئے درخواست کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ جملہ مجالس کی مساعی میں برکت عطا کرے۔

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

| نام مجلس | تاریخ رسیدگی | قیام | تاریخ روانگی | نام مجلس | تاریخ رسیدگی | قیام | تاریخ روانگی |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| کلکتہ | ۲۵ ۷/۸۲ | ۵ | ۳۰ ۷/۸۲ | پنکال | ۱۱ ۸/۸۲ | ۲ | ۱۳ ۸/۸۲ |
| کمبیل | ۳۰ | ۱ | ۱ ۸/۸۲ | سونگھڑہ | ۱۳ | ۲ | ۱۵ |
| ڈائمنڈ ہاربر | ۱ ۸/۸۲ | ۱ | ۲ ۸/۸۲ | کینڈہ پاڑہ | ۱۵ | ۱ | ۱۶ |
| بینگلہ ہوگلہ | ۲ | ۱ | ۳ | بھبنیشور | ۱۶ | ۲ | ۱۸ |
| کلکتہ | ۳ | ۱ | ۴ | کیرنگ | ۱۹ | ۳ | ۲۲ |
| سورو | ۵ | ۱ | ۶ | نرگاڈس | ۲۲ | ۱ | ۲۳ |
| بھدرک | ۶ | ۱ | ۷ | کٹک | ۲۳ | ۱ | ۲۴ |
| کٹک | ۷ | ۲ | ۹ | کلکتہ | ۲۵ ۸/۸۲ | — | — |
| کرڈاپلی | ۹ | ۲ | ۱۱ | ✣ ✣ ✣ ✣ | ✣ | ✣ | ✣ |

# پروگرام دورہ

## مکرم مولوی برہان احمد صاحب مبلغ شیموگہ برائے کیرالہ مدراس نمائندہ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

جملہ مجالس ہائے خدام الاحمدیہ کیرالہ تامل ناڈو کی اطلاع کیلئے اعلان ہے کہ مکرم مولوی برہان احمد صاحب مبلغ شیموگہ نظارت دعوۃ و تبلیغ کی اجازت سے مورخہ ۲۵ ۷/۸۲ سے خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے مندرجہ ذیل مجالس کا تربیتی و مالی دورہ فرما رہے ہیں۔ موصوف اپنے دورہ میں وصولی چندہ مجلس و چندہ اجتماع کے ساتھ ساتھ تشخیص بجٹ و تجنید کا کام بھی سرانجام دیں گے۔ میں جملہ قائدین مجالس کو خصوصاً اور عہدیداران جماعت کو عموماً مولوی صاحب موصوف کے ساتھ کما حقہٗ، تعاون کے لئے درخواست کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ جملہ مجالس کی مساعی میں برکت عطا کرے آمین۔

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

| نام مجلس | تاریخ رسیدگی | قیام | تاریخ روانگی | نام مجلس | تاریخ رسیدگی | قیام | تاریخ روانگی |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| شیموگہ | — | — | ۲۵ ۷/۸۲ | منارگھاٹ | ۸ ۸/۸۲ | ۱ | ۹ ۸/۸۲ |
| مرکرہ | ۲۵ ۷/۸۲ | ۲ | ۲۷ | الانور | ۹ | ۱ | ۱۰ |
| موگرال منجیشور منگلور | ۲۸ | ۲ | ۳۰ | ہوریاکٹی | ۱۰ | ۱ | ۱۱ |
| پینگاڈی | ۳۰ | ۲ | ۱ ۸/۸۲ | آنڈاپورم | ۱۱ | ۱ | ۱۲ |
| کیتانور کروالائی | ۱ ۸/۸۲ | ۲ | ۳ ۸/۸۲ | آلپی | ۱۲ | ۱ | ۱۳ |
| کوڈانی منتور | ۳ | ۱ | ۴ | کروناگاپلی | ۱۳ | ۲ | ۱۵ |
| کالیکٹ براستہ منتور | ۴ | ۲ | ۶ | میلاپالیم | ۱۵ | ۲ | ۱۷ |
| کروالائی | ۶ | ۱ | ۷ | مدراس | ۱۸ | ۴ | ۲۲ |
| پلی پورم | ۷ | ۱ | ۸ | شیموگہ | ۲۲ ۸/۸۲ | — | — |

## اعلان نکاح

مورخہ ۷ ؍ جون ۱۹۸۲ء کو مکرم عید بخش صاحب کے صاحبزادے عزیزم سلیم احمد صاحب کا نکاح محترم رحیم بخش صاحب کی لڑکی عزیزہ رضوان صاحبہ کے ساتھ مبلغ پانچ صد روپیہ حق مہر پر خاکسار نے بمقام بھوہ پڑھایا۔ اس تقریب میں غیر مسلم اور غیر احمدی بھائی بھی کثرت سے شریک ہوئے۔ اس موقعہ پر خاکسار نے قرآن و حدیث کی روشنی میں تقریباً پون گھنٹہ نکاح کے اغراض و مقاصد اور حقوق زوجین و حقوق اقرباء کے سلسلہ میں خطبہ دیا جس کو غیر از جماعت کے افراد نے بفضل خدا بہت ہی سراہا۔ خاکسار بشیر احمد خادم صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان۔

# پروگرام دورہ

## مکرم مولوی صغیر احمد صاحب طاہر مبلغ ہبلی نمائندہ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

جملہ مجالس ہائے خدام الاحمدیہ کرناٹک کی اطلاع کیلئے اعلان ہے کہ مکرم مولوی صغیر احمد صاحب طاہر مبلغ ہبلی نظارت دعوت و تبلیغ کی اجازت سے مورخہ ۲۵ ۷/۸۲ سے خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے مندرجہ ذیل مجالس کا تربیتی و مالی دورہ فرما رہے ہیں موصوف اپنے دورہ میں وصولی چندہ مجلس و چندہ اجتماع کے ساتھ ساتھ تشخیص بجٹ و تجنید کا کام بھی سرانجام دیں گے۔ میں جملہ قائدین مجالس کو خصوصاً اور عہدیداران جماعت کو عموماً مولوی صاحب موصوف کے ساتھ کما حقہٗ تعاون کے لئے درخواست کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ جملہ مجالس کی مساعی میں برکت عطا کرے آمین

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

| نام مجلس | تاریخ رسیدگی | قیام | تاریخ روانگی | نام مجلس | تاریخ رسیدگی | قیام | تاریخ روانگی |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ہبلی | — | — | ۲۵ ۷/۸۲ | دیودرگ | ۳ ۸/۸۲ | ۱ | ۴ ۸/۸۲ |
| سورب | ۲۵ ۷/۸۲ | ۱ | ۲۶ | تیماپور | ۴ | ۱ | ۵ |
| ساگر | ۲۶ | ۱ | ۲۷ | یادگیر | ۵ | ۴ | ۹ |
| شیموگہ | ۲۷ | ۲ | ۲۹ | گلبرگہ | ۹ | ۱ | [illegible] |
| بنگلور | ۲۹ | ۳ | ۲ ۸/۸۲ | بمبئی | ۱۱ ۹/۸۲ | — | — |

# پروگرام دورہ

## مکرم مولوی محمد حمید صاحب کوثر مبلغ بمبئی نمائندہ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

جملہ مجالس ہائے خدام الاحمدیہ مہاراشٹر آندھرا کی اطلاع کیلئے اعلان ہے کہ مکرم مولوی محمد حمید صاحب کوثر مبلغ بمبئی نظارت دعوت و تبلیغ کی اجازت سے مورخہ ۲۵ ۷/۸۲ سے خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے مندرجہ ذیل مجالس کا تربیتی و مالی دورہ فرما رہے ہیں موصوف اپنے دورہ میں وصولی چندہ مجلس و چندہ اجتماع کے ساتھ ساتھ تشخیص بجٹ و تجنید کا کام بھی سرانجام دیں گے۔ میں جملہ قائدین مجالس کو خصوصاً اور عہدیداران جماعت کو عموماً مولوی صاحب موصوف کے ساتھ کما حقہٗ تعاون کیلئے درخواست کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ جملہ مجالس کی مساعی میں برکت عطا کرے۔

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

| نام مجلس | تاریخ رسیدگی | قیام | تاریخ روانگی | نام مجلس | تاریخ رسیدگی | قیام | تاریخ روانگی |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| بمبئی | ۲۵ ۷/۸۲ | ۳ | ۲۸ ۷/۸۲ | چندہ پور کاماریڈی | ۱۴ ۸/۸۲ | ۲ | ۱۶ ۸/۸۲ |
| اٹارسی | ۲۹ | ۲ | ۱ ۸/۸۲ | ظہیرہ آباد | ۱۶ | ۱ | ۱۷ |
| بمبئی | ۲ ۸/۸۲ | ۱ | ۳ ۸/۸۲ | شادنگر | ۱۷ | ۱ | ۱۸ |
| سادنت واڑی | ۳ | ۱ | ۴ | جڑچرلہ | ۱۸ | ۱ | ۱۹ |
| عثمان آباد | ۵ | ۱ | ۶ | محبوب نگر | ۱۹ | ۱ | ۲۰ |
| حیدرآباد | ۷ | ۶ | ۱۳ | چنتہ کنٹہ | ۲۰ | ۳ | ۲۳ |
| سکندر آباد | ۱۳ | ۱ | ۱۴ | بمبئی براستہ حیدرآباد | ۲۵ ۸/۸۲ | — | — |

## ہفت روزہ بدر

عالم روحانیت کی ایک سرور بخش نہر ہے جو زمین کے کناروں تک پیاسی روحوں کو سیراب اور مطمئن کر رہی ہے سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کی خواہش کے احترام میں اسے ہر جگہ پہنچانا اور روزنامہ بنانا ایک بڑی اہم ذمہ داری ہے اسی سلسلہ میں مکرم مولوی خورشید احمد صاحب انور ایڈیٹر بدر خود ملک گیر دورہ کرتے ہوئے آپ کے پاس پہنچ رہے ہیں مخلصین سلسلہ، صاحب ذی ثروت، اور مخیر احباب سے دردمندانہ اپیل ہے کہ مختلف رنگوں میں اور بالخصوص والہانہ مالی اعانت فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(ادارہ)

فہرست ع۱

# فدیۃ الصیام کی رقوم مرکز میں بھجوانے والے احباب

مندرجہ ذیل احباب نے ماہ رمضان المبارک میں فدیۃ الصیام کی رقوم مرکز قادیان میں بھجوائیں جو امانت مقامی انتظام کے تحت مستحقین میں تقسیم کر دی گئیں بغرض دعا ان کے نام شائع کئے جا رہے ہیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ انہیں رمضان المبارک کی برکات سے وافر حصہ عطا فرمائے۔ آمین۔

امیر جماعت احمدیہ قادیان

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | مکرم ڈاکٹر ایس ایم شہاب احمد صاحب | کینیڈا | ۳۴ | مکرم عارف صاحب بھٹی | انگلینڈ |
| ۲ | " شیخ رشید احمد صاحب | امریکہ | ۳۵ | اہلیہ مکرم عارف صاحب " | " |
| ۳ | مکرمہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ | لندن | ۳۶ | مکرم غلام سرور بھٹی صاحب | " |
| ۴ | مکرم چوہدری عبدالرشید صاحب | لندن | ۳۷ | اہلیہ مکرم غلام سرور بھٹی صاحب | " |
| ۵ | مکرمہ عطیہ شریف احمد صاحب کینیڈا ایک بہن کیلگری | | ۳۸ | مکرم چوہدری فراغ احمد صاحب | " |
| ۶ | مکرم عبداللطیف صاحب چوہدری | کینیڈا | ۳۹ | اہلیہ مکرم چوہدری فراغ احمد صاحب | " |
| ۷ | " محمد یامین ندیم صاحب | انگلینڈ | ۴۰ | مکرم محمد احمد عمر صاحب | " |
| ۸ | " منصور احمد صاحب ندیم | " | ۴۱ | اہلیہ مکرم محمد احمد عمر صاحب | " |
| ۹ | " داؤد احمد صاحب ندیم | " | ۴۲ | مکرمہ بشریٰ محبوب بھٹی صاحبہ | " |
| ۱۰ | " بشیر احمد صاحب بھٹہ | جلنگھم | ۴۳ | " جمیلہ صاحبہ | لندن |
| ۱۱ | مکرمہ امۃ الحمید بیگم صاحبہ | " | ۴۴ | " ثریا صادق صاحبہ | " |
| ۱۲ | " سرور بیگم صاحبہ لون | " | ۴۵ | مکرم ڈاکٹر فاروق احمد صاحب | " |
| ۱۳ | " آنسہ عباس خان صاحبہ | " | ۴۶ | احباب جماعت احمدیہ | " |
| ۱۴ | " امۃ الرشید کھوکھر صاحبہ | " | | بذریعہ مکرم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب | |
| ۱۵ | " زکیہ یوسف صاحبہ | " | ۴۷ | لجنہ اماء اللہ کینیڈا بذریعہ مکرمہ عطیہ شریف احمد صاحبہ | |
| ۱۶ | " جبین سیٹھی صاحبہ | " | ۴۸ | مکرمہ آمنہ بیگم صاحبہ چوہدری | کینیڈا |
| ۱۷ | " نصرت ادریس صاحبہ | " | ۴۹ | ایک غیر احمدی بہن کینیڈا سے | |
| ۱۸ | " نزہت صاحبہ | " | ۵۰ | مکرم مجید خان صاحب | جلنگھم |
| ۱۹ | مکرم کبیر احمد صاحب بھٹی | " | ۵۱ | مکرمہ بشریٰ بیگم صاحبہ | کینیڈا |
| ۲۰ | " صدر الدین صاحب | " | ۵۲ | مکرم شیخ ناصر احمد صاحب | زیورک |
| ۲۱ | " افتخار زبیری صاحب | " | ۵۳ | مکرمہ شاکرہ مشکور خان صاحبہ | لندن |
| ۲۲ | مکرمہ امۃ الرشید صاحبہ زبیری | " | ۵۴ | مکرم محمد عثمان صاحب | سوروب |
| ۲۳ | مکرم غفور الحق صاحب | " | ۵۵ | " محمد صادق صاحب قریشی | شاہجہانپور |
| ۲۴ | " محمد یوسف صاحب | " | ۵۶ | مکرمہ امۃ الباری صاحبہ | " |
| ۲۵ | " شیخ محمد رمضان صاحب | " | ۵۷ | مکرم محمد فاروق صاحب قریشی | " |
| ۲۶ | مکرمہ بشریٰ صادقہ صاحبہ بھٹی | " | ۵۸ | " محبوب ظفر مند صاحب | " |
| ۲۷ | " نسرین گنائی صاحبہ | " | ۵۹ | " محمد عابد صاحب | " |
| ۲۸ | مکرم مشرف گنائی صاحب | " | ۶۰ | مکرمہ مبارکہ مریم صاحبہ | " |
| ۲۹ | " صفدر مرزا صاحب | " | ۶۱ | " حفیظہ قدوس صاحبہ | " |
| ۳۰ | مکرمہ کنیز قریشی صاحبہ | " | ۶۲ | " عابدہ، زاہدہ، نجمہ، آنس | " |
| ۳۱ | مکرم مولوی محمد تقی صاحب | انگلینڈ | ۶۳ | مکرم سید محمد معین الدین صاحب | چنتہ کنٹہ |
| ۳۲ | اہلیہ مکرم مولوی محمد تقی صاحب | " | | اپنی والدہ محترمہ کی طرف سے | |
| ۳۳ | مکرمہ خیر النساء صاحبہ | " | ۶۴ | مکرم سید فضل احمد صاحب | پٹنہ |
| | | | ۶۵ | مکرمہ صوفیہ احمد صاحبہ | " |
| ۷۰ | مکرم شیخ مٹھی صاحب | ظہیر آباد | ۶۶ | مکرم خالد سعید صاحب | جے پور |
| ۷۱ | مکرمہ صغیرا بی صاحبہ | " | ۶۷ | " غلام حمید الدین صاحب | گلبرگہ |
| ۷۲ | " سیدہ امۃ الرؤف صاحبہ | جمشید پور | ۶۸ | مکرمہ صفیہ بیگم صاحبہ | چنتہ کنٹہ |
| ۷۳ | " بادی بی بی صاحبہ | کرڈاپلی | ۶۹ | مکرم احمد عبدالباسط صاحب | حیدرآباد |
| | | | | اپنی والدہ صاحبہ کی طرف سے ۶۴ | |

# ضروری اعلان برائے تجدید بیعت

تمام جماعتوں میں بیعت فارم بھجوائے جا چکے ہیں جن احباب یا جماعتوں میں نئے بیعت فارم نہ پہنچے ہوں وہ جلد مطلع فرمائیں۔ تاکہ ان کو فارم بھجوائے جائیں نیز جن تک بیعت فارم پہنچ چکے ہوں وہ جلد سے جلد تجدید بیعت کے فارم پُر کر کے نظارت ہذا میں بھجوائیں تاکہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بھجوائے جا سکیں۔

(۲) نیا بیعت فارم جو کہ ربوہ سے موصول ہوا ہے اس میں چند امور کا اضافہ ہوا ہے شرک نہیں کروں گا کے بعد ان الفاظ کا اضافہ ہے۔

"بد ظنی نہیں کروں گا غیبت نہیں کروں گا
کسی کو بھی دکھ نہیں پہنچاؤں گا۔"

قرآن کریم کے بعد مندرجہ ذیل الفاظ کا اضافہ ہے۔

"احادیث نبویہ اور کتب مسیح موعود علیہ السلام کے پڑھنے پڑھانے سننے سنانے بھی کو شاں رہوں گا۔"

اس کے مطابق ہر نئے بیعت فارم کے ساتھ یہ اضافہ کر لیا جائے۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

# چندہ نشر و اشاعت

چندہ نشر و اشاعت اگرچہ طوعی ہے۔ مگر اپنی اہمیت اور افادیت کے اعتبار سے اسے بہت بڑی فضیلت حاصل ہے۔ کیونکہ اس کے ذریعہ قرآن مجید کی پیشگوئی

وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ

پوری ہو کر اشاعت اسلام کے کام کو فروغ ہوتا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض و غایت (یحیی الدین ویقیم الشریعت اور لیظھرہٗ علی الدین کلہ) کو آپ کے چندہ نشر و اشاعت کے ذریعہ سے پورا کیا جاتا ہے۔ تمام جماعتوں کے صدر صاحبان و سیکرٹریان مال سے درخواست ہے کہ وہ جلد سے جلد نئے سال ۸۳-۱۹۸۲ء کیلئے چندہ نشر و اشاعت کے وعدہ جات کی فہرستیں مرکز کو بھجوائیں نیز رقوم وصول کر کے مرکز میں بھجوائیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس میں شرکت کرنے والوں پر اپنے خاص فضل و کرم نازل فرمائے اور ان کی جملہ ضروریات کا خود متکفل ہو۔ آمین۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

# اخبار قادیان

(۱) مسجد اقصیٰ میں مکرم مولانا الحاج مولوی بشیر احمد صاحب دہلوی نے مورخہ ۲۸/۶/۸۲ سے قرآن کریم کا درس دینا شروع کیا۔ آپ کا درس ۵ دن تھا۔ آپ کو سلسلہ کے ضروری کام سے باہر جانا پڑا اس لئے باقیماندہ دو دن محترم مولوی بشیر احمد صاحب طاہر نے درس دیا۔ ان کے بعد مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم ۵/۷/۸۲ سے چار دن درس قرآن مجید دیا۔ اب مورخہ ۹ جولائی سے مکرم مولانا الحاج حکیم محمد دین صاحب قرآن مجید کا درس دے رہے ہیں۔ بعد نماز فجر مسجد مبارک میں مکرم مولانا الحاج شریف احمد صاحب امینی درس الحدیث دے رہے ہیں۔ مسجد اقصیٰ میں مکرم حکیم محمد دین صاحب نے آٹھ دن درس دیا۔ ان کے بعد مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری درس الحدیث دینے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کے لئے برکتوں اور رحمتوں کے دروازے کھول دے۔ (۲) قادیان دارالامان کے مقدس ماحول میں رمضان المبارک کے بابرکت ایام گزارنے اور مقامات مقدسہ کی زیارت کیلئے بیرونجات سے مندرجہ ذیل احباب کرام تشریف لائے ہوئے ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جملہ احباب کرام کے نیک مقاصد میں کامیابی عطا فرمائے اور دینی و دنیوی ترقیات سے نوازے آمین۔

| | | | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | مکرم سید محمد صاحب | سرگودھا | ۵ | مکرم عبدالکریم صاحب | ربوہ | ۹ | مکرم حاجی عبدالقیوم صاحب | لکھنؤ |
| ۲ | " نذیر محمد صاحب خالد | ربوہ | ۶ | " محمد ناصر صاحب انڈونیشین | ربوہ | ۱۰ | " معین الدین صاحب | یوپی |
| ۳ | " مبشر احمد صاحب | ربوہ | ۷ | " حمید احمد صاحب شیخ | نائجیریا | ۱۱ | " نسیم احمد خان صاحب | ربوہ |
| ۴ | " عبداللطیف صاحب | ربوہ | ۸ | " شکیل احمد صاحب | اردن | ۱۲ | " مسعود احمد صاحب عابد | " |

ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار بدر خود خرید کر پڑھے

أَفْضَلُ الذِّکْرِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ

(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب :- ماڈرن شو کمپنی ۶/۵/۳۱ لوئر چت پور روڈ کلکتہ ۷۳...۷

MODERN SHOE CO

31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.

PH. 275475
RESI 273903

CALCUTTA-700073

اَلْخَیْرُ کُلُّهٗ فِی الْقُرْاٰنِ

ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے

THE JANTA

Phone-23-9302

CARD BOARD BOX MFG. CO

MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD
CORROUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS
15, PRINCEP STREET, CALCUTTA
-700072.

چاہیئے کہ تمہارے اعمال
تمہارے احمدی ہونے پر گواہی دیں

ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام

منجانب :- تپسیا ربر ورکس
۸۴ تپسیا روڈ کلکتہ ۳۹

"میں وہی ہوں"
جو وقت پر اصلاح خلق کے لئے بھیجا گیا۔
"فتح اسلام" صٓ۶ تصنیف حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام

پیشکش

لبرٹی بوٹ ہل
۵۰-۲-۱۸
فلک نما
حیدرآباد ۲۵۳ ۵۰۰

محبت سب کے لئے
نفرت کسی سے نہیں

(حضرۃ امام جماعت احمدیہ)

پیشکش: سن رائز ربر پروڈکٹس ۲ تپسیا روڈ کلکتہ ۳۹

SUNRISE RUBBER PRODUCTS

2-TOPSIA ROAD, CALCUTTA - 39

AUTOCENTRE تار کا پتہ

23-5222
23-1652 ٹیلیفون نمبرز

آٹو ٹریڈرز

۱۶- مینگولین کلکتہ - ۷۰۰۰۰۱

ہندوستان موٹر لمیٹڈ کے منظور شدہ تقسیم کار

H.M. برائے: ایمبیسڈر • بیڈفورڈ • ٹریکر H.M.

ہمارے ہاں ہر قسم کی ڈیزل اور پیٹرول کاروں اور ٹرکوں
کے اصلی پرزہ جات بھی ہول سیل نرخ پر دستیاب ہیں

AUTOTRADERS

16-MANGOELANE CALCUTTA-700001

ہر قسم اور ہر ماڈل کے

موٹر کار- موٹر سائیکل. سکوٹریں کی خرید و فروخت
اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے

AUTOWINGS

آٹو ونگس

32, SECOND MAIN ROAD
C.I.T COLONY
MADRAS-600004
PHONE NO- 76360

رحیم کاٹج انڈسٹری

بہترین معیاری اور پائیدار
سوٹ کیس. بریف کیس. سکول بیگ
ائر بیگ. ہینڈ بیگ (زنانہ و مردانہ)
ہینڈ پرس- منی پرس- پاسپورٹ کور
اور بیلٹ کے

ریگزین فوم- چمڑے- جنس اور ویلویٹ سے تیار کردہ

RAHIM

COTTAGE INDUSTRIES
17-A RASOOL BUILDING
MOHAMEDAN CROSS LANE
MADANAPURA
BOMBAY 400008

مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز

# "پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے"

(ارشاد حضرۃ خلیفۃ المسیح الثالث رضی اللہ عنہ)

منجانب:- احمدیہ مسلم مشن - ۲۰۵ نیو پارک سٹریٹ کلکتہ ۷۰۰۰۱۷ فون نمبر ـــ ۴۴۴۱۷

## ارشادِ نبوی

اَلْاَمَانَةُ عِزٌّ — امانت داری عزت ہے (حدیث)

امین کی دُنیا میں اتنی عزت ہے کہ ہر رسول نے اپنی قوم کو اپنی بکم رسولٌ امینٌ کہہ کر پہلے اپنی عزت کو تسلیم کروالیا پھر اُن کو پیغامِ حق پہنچایا۔

متمنیِ دُعا: بعض ازاراکین جماعت احمدیہ بمبئی (مہاراشٹر)

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

"ان پڑھ سخی بخیل عابد کی نسبت اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب ہوتا ہے۔"

ملفوظات حضرۃ مسیح پاک علیہ السلام

"مال کا اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا بھی انسان کی سعادت اور تقویٰ شعاری کا ایک معیار ہے (ملفوظات جلد دوم صـ۹۶)

(حدیقۃ الصالحین صـ۲۹۰)

۳۴ سیکنڈ مین روڈ

سی - آئی - ٹی کالونی

مدراس ۶۰۰۰۰۴

## صلیبٹ ہوٹرس

پیشکش :- محمد امان اختر نیاز سُلطانہ پارٹنرز

ABCOY LEATHERARTS

34/3 3RD MAIN ROAD

KASTURBANAGAR BANGALORE-560028

MANUFACTURERS OF:-

AMMUNITION BOOTS

&

INDUSTRIAL SAFETY BOOTS.

# فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے

ـــــ ارشاد حضرۃ ناصر الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ ـــــ

ریڈیو - ٹی وی - بجلی کے پنکھوں اور سلائی مشینوں کی سیل اور سروس - ڈرائی اینڈ فریش فروٹ کمیشن ایجنٹس

غلام محمد اینڈ سنز کاٹھ پورہ ۔ یاری پورہ - کشمیر

فون نمبر ۴۴۹۱۶ — ٹیلیگرام: سٹارین

## سٹارین مل اینڈ فرٹیلائزر کمپنی

(سپلائرز)

کرشڈ بون۔ بون میل۔ بون سینیوس ہارن ہوفس وغیرہ

(پتہ)

نمبر ۲۴/۲/۳ عقب کاچی گوڑہ ریلوے اسٹیشن حیدرآباد ۲۷ آندھرا

حیدرآباد میں — فون: ۴۲۳۰۱

## لیلینڈ موٹر گاڑیوں

کی اطمینان بخش - قابلِ بھروسہ اور معیاری سروس کا واحد مرکز

مسعود احمد موٹر ریپیرنگ ورکشاپ

۴۸۷ - ۱۰-۱۶ سعید آباد - حیدرآباد آندھرا پردیش

# "اپنی خلوت گاہوں کو ذکر الٰہی سے معمور کرو!"

ـــــ (ارشاد حضرۃ امیر المومنین رضی اللہ عنہ) ـــــ

NIR ®

CALCUTTA-15

پیش کرتے ہیں:-

آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیڈ، ہوائی چپل نیز ربر پلاسٹک اور کینوس کے جوتے